تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ لاہور

ندائے خلافت

بانی : اقتدار احمد مرحوم ۱۹ تا ۲۵ نومبر ۱۹۹۸ء مدیر : حافظ عاکف سعید

مسلمانوں کی بدبختی کا ایک افسوسناک پہلو

اسلام کے دامن تقدیس پر اس سے بڑھ کر اور کوئی بدنما دھبہ نہیں ہو سکتا کہ انسانی حریت اور ملکی فلاح کا سبق مسلمان دوسری قوموں سے لیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ جس طرح اسلام کا خدا اپنی ذات و صفات میں وحدہ لاشریک ہے' کوئی ہستی اور وجود اس میں شریک نہیں اسی طرح اس کا قرآن کریم اپنی جامعیت اور کمال تعلیم میں وحدہ لاشریک ہے اور بالکل اسی طرح اس کا لانے والا رسول ﷺ کمالِ انسانیت و تعبد اور قوائے نبوت و اصلاح میں بھی وحدہ لاشریک ہے' ان کی صفات و خصائص میں کوئی ان کا شریک نہیں' ع "راہ نسبت طلبی بین کہ چہ شایان رفتم"

پس ضرور ہے کہ جو امت اس خدائے واحد' اس قرآن واحد اور اس رسولِ واحد کے دامن تعلیم سے وابستہ ہو وہ بھی اپنے اندر اس شان وحدت و یکتائی کا جلوہ رکھے' وہ بھی اپنے اعمال و زندگی میں "وحدہ لاشریک" ہو' اسکے اعمال و خصائص بھی "من رانی فقد رای الحق" کی صدائے اتحاد سے غلغلہ انداز عالم ہوں' تمام دنیا کی قومیں اس کے اعمال کا اتباع کریں' زندگی کے ہر حسن و جمال میں اس کے خال و خط مرجع عالم کیلئے نمونہ بنیں ﴿ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا ﴾ کے یہی معنی ہیں اور اسی لئے مسلمانوں سے وعدہ کیا گیا تھا کہ ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا ﴾ "مسلمانو! اگر تم اللہ کا خوف اپنے اندر پیدا کر کے متقی بن جاؤ گے تو وہ تمہارے لئے دنیا میں ایک خاص امتیاز اور خصوصیت پیدا کر دے گا"۔ جس قوم کو اس صدائے الٰہی نے مخاطب بنایا ہو اس کیلئے اس سے بڑھ کر کیا بدبختی ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کی ہر شاخ میں غیروں کیلئے نمونہ بننے کی جگہ' خود دوسروں کو اپنا کعبۂ مقصود اور قبلہ آمال بنا رہی ہے؟

(اقتباس از ہفت روزہ "الہلال" مولانا ابوالکلام آزاد)

قیمت : 3 روپے

شمارہ : 44

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

حافظ عاکف سعید

شریعت بل ' سینٹ اور نواز شریف

۱۸/ نومبر کو شریعت بل کے حوالے سے قومی سطح کے دو پروگرام ایسے منعقد ہوئے جنہیں آسانی سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ دونوں پروگرام شریعت بل کے بارے میں دو انتہائی نقطہ ہائے نظر کے مظہر ہیں۔ ایک پروگرام جماعت اہل سنت کے زیر اہتمام نفاذ شریعت کے حق میں اسلام آباد میں نکالی گئی "یا رسول اللہ" ریلی پر مشتمل تھا جو تعداد و شرکاء کے اعتبار سے نہایت بھرپور اور متاثر کن تھی۔ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے جماعت اہل سنت کے صدر پروفیسر مظہر سعید کاظمی نے اعلان کیا کہ ان کی جماعت ملک میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے حکومت کے شانہ بشانہ جدوجہد کرے گی اور اگر کسی نے نفاذ شریعت میں رکاوٹ بننے کی کوشش کی تو وہ خس و خاشاک کی طرح بہہ جائے گا۔ ریلی میں حکومت سے یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ سینٹ اگر شریعت بل منظور نہیں کرتی تو اسے معطل کر دیا جائے۔

اس کے بالکل متضاد خیالات کا اظہار پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اس قومی سیمینار میں کیا گیا جو شریعت بل اور سی ٹی بی ٹی کے موضوع پر منعقد کیا گیا تھا اور جس میں اپوزیشن سے تعلق رکھنے والی قریباً تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین اور رہنما شریک ہوئے۔ اس سیمینار میں سب نے بیک زبان میاں نواز شریف کے پیش کردہ شریعت بل کو مسترد کرتے ہوئے اسے آئین اور پارلیمنٹ کے خلاف سازش قرار دیا اور شریعت کے ساتھ وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا کہ موجودہ شریعت بل حکمرانوں کے سیاسی مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ ہے' اور یہ کہ شریعت بل کی آڑ میں دراصل میاں نواز شریف آمر مطلق' مفتی اور فقیہہ اعظم بننا چاہتے ہیں' وغیرہ۔

مذکورہ بالا دونوں نقطہ ہائے نظر انتہا پسندانہ ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ معاملے پر غور و فکر اور گہرے سوچ بچار کے بعد رائے قائم کرنے کی بجائے مذہبی و سیاسی جذبات سے مغلوب ہو کر رائے دی جا رہی ہے۔ بدقسمتی سے وزیر اعظم میاں نواز شریف کا طرز عمل بھی اس ضمن میں بہت حد تک غیر حقیقت پسندانہ ہے۔ سینٹ کی سیاسی و آئینی حیثیت کے بارے میں ان کے بعض ریمارکس نہایت غیر محتاط تھے جن کی تلافی کے لئے انہیں بعد میں وضاحتی بیانات بھی جاری کرنے پڑے —— اس ضمن میں تنظیم اسلامی اور اس کے امیر کا موقف بحمد اللہ نہایت معتدل' متوازن اور حقیقت پسندانہ ہے —— جہاں تک قرآن و سنت کو سپریم لاء قرار دینے کی خاطر دستوری ترمیمی بل لانے کا تعلق ہے' ہم اس اقدام کی بھرپور تائید ہی نہیں کرتے بلکہ اسے خوش آمدید کہتے اور لائق صد مبارکباد بھی قرار دیتے ہیں۔ لیکن مجوزہ ترمیمی بل کے پیکیج میں شامل وہ متنازعہ الفاظ جن کے ذریعے یہ تاثر ملتا ہے کہ نفاذ شریعت کے ضمن میں اٹھائے گئے حکومتی اقدامات عدلیہ سے بھی بالاتر ہوں گے' ہمارے نزدیک نہایت نامناسب ہی نہیں خطرناک نتائج کے حامل بھی ہیں۔ قبل ازیں اس پیکیج میں یہ متنازعہ معاملہ زیادہ شدت کے ساتھ موجود تھا' لیکن پھر حکومت نے خود اس پیکیج میں کچھ ترمیم کر کے معاملے کی شدت کو بہت حد تک کم کر دیا' تاہم اس خطرے کے کسی قدر جراثیم تاحال موجودہ بل میں بھی اس کی شق نمبر ۴ میں موجود ہیں —— اسی متنازعہ شق کی آڑ لے کر حزب مخالف کی سیاسی جماعتیں شریعت بل کی مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ ہماری وزیر اعظم سے اپیل ہے' جیسا کہ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے ۹/ نومبر کو یوم اقبال کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم کی موجودگی میں ان سے براہ راست بھی یہ مطالبہ کیا تھا' کہ وہ مجوزہ بل میں سے یہ متنازعہ شق بھی نکال دیں تاکہ سینٹ کے وہ ارکان جو شریعت کے ساتھ اخلاص و وفاداری کے جذبات رکھنے کے باوجود محض اس شق کی بنیاد پر اس کی مخالفت کر رہے ہیں' ان کا اعتراض رفع ہو جائے اور وہ دلی آمادگی کے ساتھ اس بل کی حمایت کریں اور وہ ارکان جو دل سے شریعت کے حامی نہیں ہیں اور اس متنازعہ شق کو محض ڈھال کے طور پر استعمال کر رہے ہیں' ان کی شریعت دشمنی بھی کھل کر عوام کے سامنے آ جائے اور وہ پورے طور پر بے نقاب ہو جائیں۔

یاد رہے کہ قرآن و سنت کی بالادستی کے لئے دستور میں ترمیم کا جو مسودہ تنظیم اسلامی نے مرتب کیا اور وزیر اعظم کی خدمت میں پیش کیا تھا اور کم و بیش وہی مسودہ اس سے قبل مولانا عبدالستار نیازی کے دور وزارت میں قائم کردہ نفاذ شریعت ورکنگ گروپ بھی پیش کر چکا تھا' اس میں نفاذ شریعت کا جو طریق کار تجویز کیا گیا تھا وہ ہر اعتبار سے زیادہ واضح' مناسب تر اور غیر متنازعہ تھا اور قطعی طور پر اس سقم سے پاک تھا جس کے جراثیم موجودہ بل میں موجود ہیں۔ لیکن یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کیوں اس متفقہ تجویز کو نظر انداز کر کے یکسر ایک نیا مسودہ تیار کر لیا گیا جس کے متنازعہ ہونے میں کوئی کلام نہیں!!

ویسے بھی شریعت کے ساتھ خلوص و اخلاص کا تقاضا یہی ہے کہ اپنی انا کی قربانی دے کر مخالفین کے معقول اعتراضات کو رفع کر کے اس معاملے کو ممکنہ حد تک متفق علیہ بنانے کی کوشش کی جائے۔ میاں نواز شریف اگر فی الواقع نفاذ شریعت میں مخلص ہیں' اور کم از کم ان کے بیانات سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے' تو انہیں قرآن و سنت کی بالادستی کی خاطر اپنے رویئے میں مزید لچک پیدا کرنے میں کوئی باک نہیں ہونا چاہئے —— اسی طرح اگر مخالفین شریعت بل کی مخالفت بھی فی الواقع شریعت سے نہیں "مجوزہ شریعت بل" کے ساتھ ہے تو ان کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ شریعت بل کا کوئی متبادل مسودہ پیش کریں جس میں ان خدشات کا تدارک کر دیا گیا ہو جو موجودہ بل کے حوالے سے انہیں لاحق ہیں۔ بصورت دیگر ان کا یہ طرز عمل مخالفت برائے مخالفت ہی کے ذیل میں آئے گا۔ OO

مسخ شدہ تصور اسلام بنی نوع انسانیت کے قبول اسلام کی راہ میں اصل رکاوٹ ہے

جاگیرداری نظام کے خاتمے کے بغیر ملک وملت کی تقدیر نہیں بدلے گی

یوم اقبال کی مرکزی تقریب میں امیر تنظیم اسلامی کا خطاب

وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا کہ مجھے محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی باتوں سے اتفاق ہے مگر . . . . .

تقریب کے سٹیج سیکرٹری نے ڈاکٹر اسرار احمد کو سفیر اقبال اور مرید اقبال کا خطاب دیا

یوم اقبال کی مناسبت سے ۹ نومبر ۹۸ء کو ایوان اقبال میں منعقدہ تقریب کی رُوداد' مرتب : نعیم اختر عدنان

۹/ نومبر کو ایوان اقبال لاہور کے شاندار اور وسیع و عریض آڈیٹوریم میں "یوم اقبال" کی مناسبت سے ایک پروقار اور بھرپور تقریب مرکزیہ مجلس اقبال کے زیر اہتمام منعقد ہوئی' جناب جسٹس (ر) جاوید اقبال' وفاقی وزیر تعلیم جناب غوث علی شاہ' ڈاکٹر عبدالقدیر خان' پروفیسر پریشان خٹک' امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مد ظلہ کے اسمائے گرامی تقریب کے مقررین میں شامل تھے۔ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی شرکت کی وجہ سے اس تقریب کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو گئی۔ امیر تنظیم کے خطاب سے قبل اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پسر اقبال جسٹس (ر) جاوید اقبال نے کہا کہ علامہ اقبال کے پیش نظر نئے مسلم معاشرے کا قیام تھا تاکہ اسلام کے تہذیبی اصولوں کو عملاً نافذ کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کا ادارہ "عضو معطل" بن کر عملاً بے حیثیت ہو چکا ہے' انہوں نے فارسی زبان وادب کی ترویج کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ فارسی کو اس کا صحیح مقام دیئے بغیر ہم قومی سطح پر تمدنی عروج کی طرف گامزن نہیں ہو سکتے۔ اسلامی معاشرے کے قیام کے لئے' اسلامی علوم کو از سر نو زندہ کیا جائے۔ فقہ اسلامی کو جدید تقاضوں کی روشنی میں پڑھایا جائے اور سائنسی علوم کی تعلیم کو فوقیت دی جائے۔ جسٹس جاوید اقبال نے کہا کہ مغربی تہذیب درحقیقت اسلامی تہذیب ہی کا چربہ ہے۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کو دعوت خطاب دیتے ہوئے تقریب کے سٹیج سیکرٹری نے کہا کہ اب کلام اقبال کو کلام الٰہی کی روشنی میں بیان کرنے والی اس شخصیت کو دعوت خطاب دے رہا ہوں جو خود کو "مرید اقبال" اور سفیر اقبال کہلانے میں فخر محسوس کرتی ہے۔

حمد وثنا اور تلاوت آیات کے بعد امیر تنظیم اسلامی نے فرمایا "عالی مرتبت جناب وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف صاحب' زعمائے ملت' خواتین و حضرات' السلام علیکم! آج جس شخصیت کا یوم پیدائش منایا جا رہا ہے' جنہیں بہت سے القابات سے نوازا گیا ہے' وہ بجا طور پر شاعر مشرق' حکیم الامت' ترجمان القرآن' مصور و مفکر پاکستان تھے۔ مگر میں نے انہیں مبشر پاکستان کا خطاب بھی دیا ہے' اس لئے کہ علامہ اقبال نے قیام پاکستان کی محض تجویز ہی پیش نہیں کی تھی بلکہ انہوں نے قرارداد پاکستان سے دس سال پہلے اپنے مشہور اور تاریخی خطبہ میں برصغیر میں آزاد مسلم ریاست کے قیام کی پیشین گوئی بھی کی تھی۔ قیام پاکستان ان کی پیشین گوئی کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ علامہ نے خود فرمایا ہے کہ

آبِ روانِ کبیر' تیرے کنارے کوئی
دیکھ رہا ہے کسی اور زمانے کے خواب

اور

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے' لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا قابل غور بات یہ ہے کہ علامہ اقبال کے نزدیک قیام پاکستان کا اصل مقصد کیا تھا؟ چنانچہ ہمیں پہلے اس کا جائزہ لینا اور پھر اسے اپنا لائحہ عمل بنانا ہو گا۔ اس لئے کہ وہ پاکستان جس کی بشارت انہوں نے دی تھی نصف صدی پہلے دنیا کے نقشے پر قائم ہو چکا ہے۔ علامہ اقبال نے کہا تھا کہ اگر برصغیر میں اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آ گیا تو دور ملوکیت میں اسلامی تعلیمات پر جو پردے پڑ گئے تھے' اسلام کے رخ روشن پر جو بد نما داغ اور دھبے لگ چکے تھے' انہیں دور کر کے ہم اسلام کا رخ روشن دنیا کو دکھا سکیں گے۔

اب سوال یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات پر پڑنے والے وہ پردے کونسے تھے؟ بادشاہوں کو عقائد سے کوئی سروکار نہیں ہوتا' اسی طرح نظام عبادات میں بھی انہیں دخل اندازی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ عائلی اور سماجی نظام میں بھی بادشاہوں کو مداخلت کی ضرورت نہیں ہوتی' البتہ نظام بادشاہت کے زیر سایہ سیاسی ڈھانچے اور معاشی نظام کو تہہ وبالا کر دیا گیا چنانچہ دور ملوکیت کے سیاسی اور معاشی ڈھانچہ ہی کو آج کی دنیا اسلامی نظام کے نام سے جانتی ہے۔ یہی مسخ شدہ تصور اسلام بنی نوع انسانیت کے قبول اسلام کی راہ میں اصل رکاوٹ ہے۔ چنانچہ اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے مثالی اسلامی ریاست قائم کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

امیر محترم نے فرمایا کہ قرآن و سنت کے ابدی اور اٹل احکامات میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جا سکتی تاہم مباحات کے دائرے کے اندر قرآن نے "اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ" کی ہدایت جاری فرما کر مسلمانوں کو مشورہ سے اپنے امور طے کرنے کا حکم دیا۔ سب سے پہلا فساد خلافت کے شورائی نظام کو خاندانی ملوکیت میں بدلنے سے ہوا جس

سے "اَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ" کی بساط لپٹ گئی۔

قیام پاکستان کے پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کا باپ اگر اسلام ہے تو اس کی ماں کی حیثیت جمہوریت کو حاصل ہے۔ اپنے اس موقف کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جس کی ولدیت اسلام ہے جبکہ عملاً یہ مسلم لیگ کی قیادت میں جمہوری طریقے سے قائم ہوا۔ لہٰذا اسلام اور جمہوریت دونوں پاکستان کے لئے لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ جمہوری بساط کو لپیٹ کر بار بار مارشل لاء لگانے کے عمل نے ملک کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔

قرآن و سنت کو سپریم لاء قرار دینے کے لئے قومی اسمبلی سے منظور کردہ شریعت بل کے بارے میں انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے شریعت بل کی بالادستی کے قیام کے لئے بہت بڑا قدم اٹھایا ہے تاہم اس شریعت بل میں اب بھی ایسے جراثیم موجود ہیں جو جمہوری نظام سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔ انہوں نے میاں محمد نواز شریف کو مخاطب کر کے کہا کہ خدارا! ضیاء الحق مرحوم کی طرح ریفرنڈم کا راستہ اختیار نہ کریں بلکہ بھٹو کی طرح مفاہمت کا راستہ اپنائیں اور شریعت بل میں سے قابل اعتراض حصہ نکال کر اتفاق رائے کے ذریعے اس بل کو سینٹ سے منظور کرائیں ورنہ چھوٹے صوبوں میں پہلے سے موجود احساس محرومی اور بڑھ جائے گا۔

امیر محترم نے فرمایا کہ اسلام کی سیاسی تعلیمات کی طرح معاشی تعلیمات بھی پس منظر میں چلی گئی بقول اقبال :

جانتا ہوں میں یہ امت حامل قرآن نہیں
ہے وہی سرمایہ داری بندۂ مومن کا دیں
جانتا ہوں میں کہ مشرق کی اندھیری رات میں
بے ید بیضا ہے پیران حرم کی آستیں

ملوکیت کے دور میں دو لعنتیں مسلط ہو گئیں۔ فقہاء نے نظریہ ضرورت کے تحت بادشاہوں کی ناگزیر ضروریات کے پیش نظر جاگیرداری نظام کو جائز قرار دے دیا جس کے نتیجے میں غیر حاضر زمینداری کا نظام قائم ہو گیا۔ اصل سوال یہ ہے کہ موجودہ جاگیرداری نظام کا خاتمہ کیسے ہو گا؟ مفتی محمد شفیعؒ نے پاکستان کی زرعی زمینوں کو خراجی کی بجائے عشری قرار دے دیا جبکہ ان کے فرزند مفتی محمد تقی عثمانی 'جو شریعت کورٹ کے جج بھی ہیں' نے بھی ایک عدالتی فیصلے کے ذریعے کسی سے اس کی مرضی کے بغیر زمین واپس لینے کے راستے کو بند کر دیا ہے جس سے اب زرعی اصلاحات کا دروازہ بھی بند ہو گیا۔ چنانچہ جاگیرداری نظام کو ختم کرنے کے لئے فقہ کی بجائے خلافت راشدہ کے فیصلوں کو اپنانا ہو گا۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک "اعلیٰ اختیاراتی لینڈ کمیشن" جس میں لکیر کے فقیر کی بجائے اجتہادی بصیرت رکھنے والے علماء شامل ہوں' کے قیام کا مطالبہ کیا تاکہ پاکستان کی زمینوں کی حیثیت کا از سر نو تعین کیا جا سکے کہ آیا یہ عشری ہیں کہ خراجی؟

امیر محترم نے یاد دلایا کہ پاکستان میں نفاذ اسلام کے حوالے سے کبھی بھی کسی فقہ کا نام نہیں لیا گیا بلکہ ہمیشہ یہاں قرآن و سنت کا نام لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ قرآن تو واضح ہے البتہ سنت میں خلافت راشدہ کے اجماعی فیصلے بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ جاگیرداری نظام کا خاتمہ کئے بغیر ملک و ملت کی تقدیر نہیں بدلے گی۔ بقول اقبال

خدا آں ملتے را سروری داد
کہ تقدیرش بدست خویش نبوشت
بآں قومے سروکارے ندارد
کہ دہقانش برائے دیگراں کشت

امیر محترم نے فرمایا کہ اس وقت ہمیں نیو ورلڈ آرڈر کی یلغار کا مقابلہ کرنا ہے۔ پوری غیر اسلامی دنیا "الکفر ملة واحدة" کی حیثیت اختیار کر چکی ہے لہٰذا جاگیرداری اور غیر حاضر زمینداری کے ظالمانہ نظام کے خاتمے کے بغیر اللہ کی مدد نہیں آ سکتی۔ اسی طرح زمین کے سود کے ساتھ ساتھ نقد کے سود کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے میاں نواز شریف سے مطالبہ کیا کہ سودی نظام کے خاتمے کے لئے راجہ ظفر الحق کی سربراہی میں قائم کمیشن کی سفارشات کو بلا تاخیر نافذ کیا جائے تاکہ غیر سودی نظام معیشت کے قیام میں پیش رفت ہو سکے۔

امیر محترم نے فرمایا کہ اگر ہم واقعتاً پاکستان کو علامہ اقبال کے خوابوں کی سرزمین بنانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے دور ملوکیت میں رائج اسلام کی بجائے خلافت راشدہ کے عہد میں رائج العمل نظام کو نافذ کرنا ہو گا۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ میاں نواز شریف کو اللہ نے بڑی عزت سے نوازا ہے' مسلم لیگ کو بھاری مینڈیٹ حاصل ہے۔ وہ مسلم لیگ جو مر چکی تھی' اسے نواز شریف نے اپنی محنت اور بھاگ دوڑ سے پھر سے زندہ کر دیا ہے اور مسلم لیگ کو جو پاکستان کی بانی جماعت ہے ؎

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

کے مصداق ایک متحرک اور فعال جماعت بنا دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ کیا عجب کہ مسلم لیگ کی نشاۃ ثانیہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تمہید بن جائے۔

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے اپنے خطاب میں دیگر باتوں کے علاوہ متعدد کوئی بار بطور خاص امیر تنظیم اسلامی کے خطاب کا حوالہ دیا انہوں نے کہا کہ "میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مسلم لیگ کے احیاء کی بات کی ہے۔" میاں صاحب نے کہا کہ موجودہ فرسودہ نظام کو ختم ہونا چاہئے اور مجھے محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی باتوں سے اتفاق ہے' مگر شریعت بل کے بارے میں ارکان سینٹ کا کردار تو یہ ہے کہ میں ایک سیاست دان کے پاس شریعت بل کی حمایت کے لئے گیا تو جواباً اس نے مجھے صوبائی خود مختاری کا بل تھما دیا۔ میاں نواز شریف نے کہا کہ قرآن و سنت کی بالادستی کا قیام ہی علامہ اقبال کے خوابوں کی تعبیر ہے۔ قرآن و سنت کی بالادستی کے نفاذ ہی سے سماجی' سیاسی اور معاشی سطح پر تبدیلی آئے گی۔ وزیر اعظم نے ایک بار پھر ڈاکٹر صاحب کا حوالہ دیا کہ ڈاکٹر صاحب کو شریعت بل کے مخالف سینیٹروں کے عزائم اور اصل خیالات کا علم نہیں ہے۔ ایک رکن سینٹ نے مجھ سے کہا کہ "محمدؐ سب سے بڑے ڈکیٹیٹر تھے"... (معاذ اللہ) ایک رکن سینٹ سے میں نے کہا کہ قرآن و سنت کی بالادستی کا قیام الیکشن میں ہمارا قوم سے وعدہ ہے' اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھاری مینڈیٹ دیا ہے اس پر وہ سیاست دان کہنے لگا "مینڈیٹ دینے والا کون ہے؟"۔ ڈاکٹر اسرار احمد سے سوال ہے کہ ایسی ذہنیت کے حامل لوگ کیسے شریعت بل پر اتفاق رائے کا اظہار کریں گے"...

میاں نواز شریف نے اپنے خطاب میں کہا کہ قومی اسمبلی پوری قوم کی امنگوں کی نمائندہ اور ترجمان ہے جبکہ سینٹ بالواسطہ طور پر قوم کی نمائندگی کرتی ہے لہٰذا میں توقع کرتا ہوں کہ قومی اسمبلی کے بعد سینٹ بھی شریعت بل پاس کر دے گی۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا ایک اہم خطاب

قربِ الٰہی کے دو مراتب

کتاب و سنّت کی روشنی میں

شائع کردہ: مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن' ۳۶۔ کے، ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

وفاقی حکومت نے سندھ اسمبلی کے بارے میں مضحکہ خیز رویہ اپنا رکھا ہے!

سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے اختیارات معطل کرنا غیر آئینی 'غیر قانونی اور غیر اخلاقی اقدام ہے

سوال یہ ہے کہ سندھ کے اصل حاکم کون ہیں؟

سندھ کی صورتحال پر مرزا ایوب بیگ کا تجزیہ

ندائے خلافت کے گزشتہ شمارے میں راقم نے اس خدشہ کا اظہار کیا تھا کہ وفاقی حکومت سندھ میں معاملات کو جس طرح ہینڈل کر رہی ہے اس سے صوبائی تعصب پھیلے گا۔ وفاقی حکومت چھوٹے صوبوں خصوصاً سندھ میں جس انداز سے مداخلت کر رہی ہے اس سے انتہاپسندوں کو ایسا مواد آسانی سے فراہم ہو جائے گا جس سے وہ عام سندھیوں کے ذہن میں پہلے پنجابی حکمرانوں کے خلاف زہر بھر دیں گے پھر اس نفرت کا رخ پنجاب کے عوام کی طرف پھیر دیا جائے گا۔ مسلم لیگی قیادت ایسے اقدام کر رہی ہے جس سے سندھ میں آسانی سے یہ ثابت کیا جا سکے گا کہ پنجاب سندھ کے سیاسی حقوق غصب کر رہا ہے اور پنجابی حکمران سندھ کو اپنی نو آبادی کا درجہ دیتے ہیں۔ راقم کے یہ خدشات درست ثابت ہو رہے ہیں بلکہ توقع سے زیادہ خطرناک صورت حال اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔

بے نظیر بھٹو ابھی تک چاروں صوبوں کی زنجیر ہونے کی دعوٰی دار تھی' اور یہ حقیقت ہے کہ انتہا پسند پرانا سندھی عنصر خاص طور پر سندھ کے رہنما' ایک وقت میں بے نظیر کے صرف اس لئے جانی دشمن ہو گئے تھے کہ بے نظیر اپنی سیاست اور قیادت کو سندھ تک محدود کرنے پر آمادہ نہیں تھی۔ ممتاز بھٹو سے بے نظیر کے اختلافات خاندانی بنیاد پر بھی ہوں گے لیکن جب انکل ممتاز بھٹو پاکستان کے بارے میں کنفیڈریشن کے نظریہ کے حامی ہو گئے تو چچا بھتیجی کے راستے الگ ہو گئے۔ مگر اب وہی بے نظیر بھٹو مسلسل لاہور کا وزیراعظم اور لاڑکانہ کی وزیراعظم کا راگ الاپ رہی ہے۔ اب وہ سندھ کی عدالتیں اور سندھ کے جج اور پنجاب کی عدالتیں اور پنجاب کے جج انہی حوالوں سے بیان بازی کر رہی ہیں۔ اسے آپ بے نظیر بھٹو کی کوتاہ فکری اور کوتاہ بینی بھی قرار دے سکتے ہیں لیکن تدبر اور حکمت سے عاری مسلم لیگی قیادت بھی اپوزیشن لیڈر کو دیوار سے لگا کر حماقت عظمیٰ کی مرتکب ہوئی ہے۔

اگرچہ راقم کی رائے میں سندھ میں انتہائی خراب حالات کے باوجود گورنر راج کا نفاذ ایک صحیح سمت میں قدم نہیں تھا لیکن گورنر راج نافذ کر کے گورنر جسے اصولی اور آئینی طور پر مکمل بااختیار ہونا چاہئے' اسے مرکز کا کٹھ پتلی بنانے کی کوششوں نے حالات میں مزید بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔ مرکزی حکومت کا رویہ کچھ ایسا ہے کہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ گورنر پر بھی اعتماد نہیں کر رہی۔ کبھی گورنر کے اختیارات چھینے جاتے ہیں اور کبھی اسے لوٹائے جاتے ہیں

تجزیہ

اور کبھی اس کے اختیارات کو مرکز کی منظوری سے مشروط کیا جاتا ہے۔ ایم کیو ایم کے بارے میں مرکزی حکومت کا رویہ مضحکہ خیز بلکہ صحیح تر الفاظ میں منافقانہ ہے۔ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر خطاب کرتے ہوئے حکیم محمد سعید کے قتل کا الزام واضح طور پر اور براہ راست ایم کیو ایم پر لگایا تھا اور انہیں مہلت دی تھی کہ وہ تین دن کے اندر حکیم محمد سعید کے قاتل حکومت کے حوالے کر دے۔ میاں نواز شریف نے پر اعتماد طریقے سے دعوٰی کیا تھا کہ ایجنسیوں کے اطلاعات کے علاوہ ذاتی طور پر میں نے اطمینان کر لیا ہے کہ حکیم سعید کے قاتل ایم کیو ایم والے ہیں۔ لیکن اب چند دنوں سے وزیراعظم سمیت پوری مسلم لیگی قیادت کے ہونٹ یہ اعلان دہرا دہرا کر سوکھ رہے ہیں کہ کراچی میں ہونے والا آپریشن کسی گروپ یا سیاسی جماعت کے خلاف نہیں بلکہ صرف اور صرف دہشت گردوں کے خلاف ہیں۔ سوال یہ ہے کہ عامر اللہ اور جگنو کو ایم کیو ایم والے اپنا کارکن قرار دیتے ہیں' آپ انہیں قاتل اور دہشت گرد کہتے ہیں۔ آپ جتنے افراد کراچی میں دہشت گرد قرار دے کر گرفتار کرتے ہیں ایم کیو ایم انہیں اپنا کارکن تسلیم کرتی ہے پھر یہ کہنا کہ ہمارا آپریشن دہشت گردوں کے خلاف ہے کسی سیاسی جماعت یا گروپ کے خلاف نہیں' چہ معنی دارد۔ ان سیاسی بیانات کو اگر سندھ اسمبلی نہ توڑنے کے عمل سے ملا کر دیکھا جائے تو بات سمجھنا مشکل نہیں ہے۔

مرکزی حکومت کی خواہش ہے کہ اس آپریشن سے گھبرا کر اور خوف زدہ ہو کر ایم کیو ایم حکومتی شرائط پر مسلم لیگ سے تعاون کے لئے تیار ہو جائے تاکہ سندھ میں ایک بار پھر مسلم لیگی حکومت قائم ہو جائے۔ کیونکہ مرکز پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اس کے کرتوتوں سے دیہی سندھ ایک بار پھر پیپلز پارٹی کا مضبوط گڑھ بن چکا ہے۔ شہروں میں ابھی بھی ایم کیو ایم کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا لہٰذا سندھ میں نئے انتخابات اس کے لئے اچھی خبر نہیں لائیں گے۔

مرکزی حکومت نے سندھ اسمبلی کے معاملے میں بھی مضحکہ خیز رویہ اپنایا ہوا ہے' نہ اسے توڑا گیا ہے' نہ معطل کیا گیا ہے لیکن گورنر راج نافذ کر دیا گیا ہے۔ جب اسمبلی موجود ہے تو اس کا اجلاس کیوں نہ ہو اور اسے عوام کی نمائندگی سے کیسے روکا جا سکتا ہے؟ اگرچہ ایم کیو ایم اپنے سپیکر سے استعفٰی دلا کر بہت بڑی سیاسی غلطی کر چکی ہے لیکن قائم مقام سپیکر جلال محمود شاہ نے جس کا تعلق فنکشنل مسلم لیگ سے ہے اور وہ مسلم لیگ حکومت کا اتحادی تھا' اصولی موقف اپنایا ہے کہ جب اسمبلی موجود ہے تو اس کا اجلاس کیوں نہیں بلایا جا سکتا۔ لہٰذا اس نے ۱۴/ نومبر کو بحیثیت قائم مقام سپیکر ایک ریکوزیشن پر اسمبلی کا اجلاس طلب کر لیا۔ حکومت نے اسمبلی کے اجلاس سے دو روز پہلے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے اجلاس طلب کرنے کے

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

پریس ریلیز

نواز شریف، شریعت کو سینٹ سے منظور کرانے کے لئے بھٹو جیسی لچک کا مظاہرہ کریں!

۱۳/نومبر= قومی اسمبلی کی طرف سے منظور کردہ شریعت بل خوش آئند اقدام ہے، جس کی تنظیم اسلامی بھرپور تائید کرتی ہے، تاہم وسیع تر قومی مفاد میں چھوٹے صوبوں کی طرف سے اٹھائے گئے امکانی خدشات کو دور کرنے کے لئے نواز شریف کو اسی وسعت ظرفی اور لچک کا مظاہرہ کرنا چاہئے جس کا اظہار ذوالفقار علی بھٹو نے ۱۹۷۳ء کے آئین کے حوالے سے ملک کی تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کی متفقہ تائید حاصل کرنے کے لئے کیا تھا۔ ان خیالات کا اظہار امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں خطاب جمعہ میں کیا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے وزیر اعظم سے اپیل کی کہ وہ شریعت بل کے مسودے میں مزید ترمیم کر کے اعتراض کرنے والوں کے اس خدشہ کو دور کر دیں کہ اس بل کی منظوری کے نتیجے میں وفاقی حکومت کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات کو عدلیہ سے بھی بالاتر حیثیت حاصل ہو جائے گی اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ نفاذ اسلام کے ضمن میں اٹھائے جانے والے حکومتی اقدامات کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا سندھ کی صوبائی حکومت کی مسلسل ناکامی کے بعد گورنر راج کا نفاذ اگرچہ دستوری اقدام ہے تاہم صوبائی اسمبلی کو تحلیل کرنے کی بجائے اسے "معطل" کر کے اسے کام کرنے سے روکے رکھنا ناقابل فہم اور مضحکہ خیز ہے۔ انہوں نے امریکہ اور یہود کے استعماری عزائم کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل عالمی مالیاتی اداروں کی پاکستان پر "نظر التفات" کو پاکستان کی خداداد ایٹمی صلاحیت کے خلاف ایک گہری عالمی سازش قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ہر قسم کے عالمی دباؤ اور بڑی سے بڑی امداد کو مسترد کر کے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو حکم خداوندی کے مطابق مزید فروغ دیا جائے۔ انہوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دینے کے بعد پاکستان کو "ایف ایم سی ٹی" کو قبول کرنے پر بھی مجبور کیا جائے گا جو ایٹمی صلاحیت سے کامل دستبرداری کے مترادف ہو گا۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ استحصالی و باطل نظام کے خاتمے اور عادلانہ نظام کے قیام کے لئے انقلابی جدوجہد کرنا "محمدیؐ منہاج" ہے جسے اختیار کئے بغیر اسلامی نظام کے قیام کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہندوستان ایک وحدت کی حیثیت سے آزاد ہو جاتا تو برصغیر کے مسلمان انگریزوں کے بعد ہندوؤں کے غلام بن جاتے۔ مسلمانوں کے ملی اور تہذیبی تشخص کی بقا کے لئے الگ وطن کا قیام ضروری تھا۔ انگریزی استعمار سے آزادی حاصل کرنے کے لئے مسلمانان ہند نے مسلم لیگ اور نیشنلسٹ علماء کی قیادت میں آزادی کی جدوجہد کی۔ انہوں نے کہا مسلمان قوم کو غیروں کی غلامی کے پنجے سے نجات دلانا "موسویؑ منہاج" پر عمل پیرا ہونے کے مترادف ہے جبکہ تبلیغی جماعت ایک محدود دائرے میں رہ کر عوام الناس میں روح دین اور ایمان پیدا کرنے کی ایک تحریک ہے، جو "عیسویؑ منہاج" کے مشابہہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی نے نصف صدی کا عرصہ محمدیؐ منہاج سے انحراف کر کے مغربی انتخابی سیاست کی دلدل میں پھنس کر ضائع کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ دین کو غالب و سربلند کرنے کے لئے حضورؐ کے طریق انقلاب یعنی محمدی منہاج کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ تنظیم اسلامی ملک کی واحد دینی جماعت ہے جو "منہاج محمدیؐ" کی پیروی میں باطل و استحصالی نظام کے خاتمے کی جدوجہد کر رہی ہے۔

اسلام ہی ورلڈ آرڈر کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے

۱۶/نومبر= پوری دنیا کے لئے واحد ورلڈ آرڈر کا قیام وقت کا تقاضا ہے لیکن اسلام ہی اس عالمی نظام کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔ اسلام کی ابھرتی ہوئی قوت سے اصل خطرہ یہود کو ہے مگر انہوں نے گہری سازش کے ذریعے مغربی اقوام کو اسلام کے خلاف اُبھار دیا ہے چنانچہ یہودی سازش کی وجہ سے مغرب نے اسلام کو اپنا مدمقابل اور دشمن قرار دے رکھا ہے۔ ان خیالات کا اظہار امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے قائد اعظم لائبریری میں "اسلامائزیشن کیا ہے؟" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ دین اور شریعت کا مقصد افراد کے سیرت و کردار کی تعمیر اور معاشرے میں عدل و انصاف کا قیام ہے۔ ذہین اور موثر طبقات میں ایمان حقیقی پیدا کئے بغیر معاشرے میں نہ تو پائیدار تبدیلی ممکن ہے اور نہ ہی قول و فعل کا موجودہ تضاد ختم ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو جدید اسلامی ریاست بنانے کے لئے قرآن و سنت کے احکامات اور عہد خلافت راشدہ کے اجتماعی فیصلوں کی پابندی کرنا لازم ہو گا جبکہ فقہی مسالک ہمارے لئے نہایت قیمتی علمی ورثے کی حیثیت رکھتے ہیں تاہم ان کی من و عن پابندی لازم نہیں ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ پاکستان دنیا کا واحد اسلامی ملک ہے جہاں کسی معین فقہی مسلک کی بجائے قرآن و سنت کے نفاذ کا سب سے زیادہ امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے عائلی و خاندانی نظام میں کسی اجتہاد کی گنجائش نہیں ہے البتہ باہمی مشورے سے ملک و ملت کے لئے موزوں کوئی سا سیاسی ڈھانچہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ دور ملوکیت میں نظریہ ضرورت کے تحت بعض فقہاء نے جاگیرداری کو جائز قرار دے دیا، جس کے نتیجے میں غیر حاضر زمینداری اور جاگیرداری کا ظالمانہ نظام قائم ہو گیا جو ظلم و استحصال کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ موجودہ جاگیرداری اور غیر حاضری زمینداری کا نظام سراسر غیر اسلامی ہے جسے ختم کرنے کے لئے فقہ کی بجائے خلافت فاروق راشدہ کے اجتہادات کو نافذ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن و سنت کو سپریم لاء قرار دینے سے دستور میں موجود رخنے ختم ہو جائیں گے اور دستوری سطح پر خوشگوار پیش رفت کا آغاز ہو جائے گا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ نفاذ اسلام کے ضمن میں حکومتی اقدامات کے بارے میں کسی اختلاف کی صورت میں دستور کی "کسٹوڈین" کی حیثیت سے عدلیہ ہی کو آخری فیصلہ کا اختیار حاصل ہونا چاہئے۔

مشیر امیر المومنین افغانستان مولوی وکیل احمد کا جاپانی روزنامہ "مینیچی شمبن" کو انٹرویو

اسامہ اتنا اہم کیوں؟ اسامہ اتنا غیر اہم کیوں؟

☆ آپ کیسے بین الاقوامی رکنیت حاصل کریں گے؟

○ ہم نے اب تک کوشش کی ہے اور آئندہ بھی بین الاقوامی رکنیت کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔ یہ دنیا کے ممالک پر منحصر ہے کہ یا تو اقوام عالم اپنی ناانصافی اور بے توجہی کی روش جاری رکھیں گی یا پھر افغانستان میں حقائق کا ادراک کر لیں گی۔

☆ اقوام متحدہ ابھی تک ربانی کی حکومت کو افغانستان کی قانونی حکومت تسلیم کرتا ہے حالانکہ ان کا قبضہ دس فیصد ملک سے بھی کم پر ہے' آپ کے خیال میں اقوام متحدہ آپ کی حکومت کو کیوں تسلیم نہیں کر رہی؟

○ اقوام متحدہ کی اس ناانصافی پر افغان عوام کے دلوں میں اس ادارے پر سے اعتماد ختم ہوتا جا رہا ہے کیونکہ یہ ادارہ ایک طرف تو ہر چیز کی ذمہ داری امارت اسلامیہ پر ڈال دیتا ہے اور دوسری طرف اس نے تمام بین الاقوامی قوانین کے خلاف افغانستان کی رکنیت اس شخص کو دی ہوئی ہے جو افغان عوام کا قاتل ہے۔ اقوام متحدہ ان ممالک پر زیادہ توجہ دیتا ہے جو اسلامی امارت سے دشمنی رکھتے ہیں اور مسلمانوں کے حقوق کی طرف سے آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

☆ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ بین الاقوامی رکنیت حاصل کرنے کی خاطر اسامہ بن لادن کو اپنے ملک سے نکال دیں؟

○ ایسی کوئی بات نہیں' آپ یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ ان دونوں معاملات کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔

☆ کیا آپ امید رکھتے ہیں کہ آپ اسامہ بن لادن کو نکالے بغیر رکنیت حاصل کر لیں گے؟

○ امارت اسلامی افغانستان کو تمام اصولوں اور قوانین کے مطابق رکنیت دی جانی چاہئے۔ رکنیت کو کسی ایسے معاملے کے ساتھ نہیں جوڑنا چاہئے جس کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو۔

☆ آخر اسامہ بن لادن آپ کے لئے اس قدر اہم کیوں ہے؟

○ اسامہ بن لادن نے افغان جہاد میں حصہ لیا' اس جہاد میں روس کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اور روس کی فوج افغانستان سے نکلنے پر مجبور ہو گئی۔ اس کے بعد سے اسامہ بن لادن افغانستان میں مہمان کے طور پر مقیم ہیں۔ اس لئے ہم اس مہمان کو کسی کے حوالے نہیں کر سکتے اور وہ کونسی چیز ہے جو اسامہ کو اتنی غیر اہم کر دے کہ ہم ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ہر اس ملک کے حوالے کر دیں جو ان کا تقاضا کرے؟

☆ کیا آپ اس بات سے متفق ہیں کہ اسامہ بن لادن دہشت گرد ہیں اور دہشت گردی کو فروغ دے رہے ہیں؟

○ ہرگز نہیں بلکہ انہوں نے جہاد کیا ہے۔ ہم کبھی بھی جہاد اور دہشت گردی کو ایک نہیں کہہ سکتے اور دنیا والوں کو بھی جہاد اور دہشت گردی میں فرق کرنا چاہئے۔

☆ کب تک آپ پورے افغانستان پر قبضہ کر سکیں اور یہ کیونکر ہو گا؟

○ تمام افغانستان پر مکمل قبضہ اسی وقت ہو گا کہ یا تو مخالفین مخالفت چھوڑ دیں یا اسلامی امارت کو فتح حاصل ہو جائے اور فتح کا وقت اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے۔

☆ ایران نے آپ کی سرحد پر فوجیں لگا دی ہیں آپ نے اس خطرے سے نمٹنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟

○ ہم نے بھی اپنی فوجیں اپنی سرحد کی حفاظت کے لئے پہنچا دی ہیں۔ افغانستان کے تمام لوگ اپنے ملک کا دفاع کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کابل میں جمع ہونے والے علماء کی ایک بڑی تعداد نے فتویٰ دیا اور اب وہ اس فتوے کو ملک کے ایک ایک کونے میں پہنچانے میں مصروف ہیں۔

☆ ایران کے معافی کے مطالبے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ اور مزار میں ایرانی سفارتکاروں کو قتل کرنے والے افراد پر ایران میں مقدمہ کرنے کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

○ اگر ہم نے ایرانیوں کے قاتلوں کو پکڑ لیا تو ہم ان پر مقدمہ چلائیں گے کیونکہ قتل بغیر امارت افغانستان کی قیادت کے حکم کے کیا گیا۔ جب ہم نے ایرانیوں کے قتل کا حکم ہی نہیں دیا تھا تو ہم ایران سے معافی کیوں مانگیں؟ ایران کو اپنی مداخلت اور افغانستان کے لوگوں کے قتل کی معافی مانگنی چاہئے۔

☆ کہا جاتا ہے کہ جو نو (۹) سفارتکار ہلاک ہوئے ان میں ایک ایرانی اعلیٰ فوجی افسر بھی تھا آپ اس کی تصدیق کریں گے؟

○ ہاں بے شک وہ سب فوجی کمانڈر تھے اور ان میں سے ایرانی فوج کا ایک اعلیٰ افسر تھا۔ مزار شریف پر قبضے سے پہلے تمام غیر ملکی سفارتکار ربانی اور ان کی کابینہ کے لوگوں سمیت مزار چھوڑ کر چلے گئے تھے صرف ایرانی سفارت کار طالبان مخالف فوجیوں کو احکام جاری کرنے کے لئے وہاں رک گئے تھے۔

☆ اگر آپ ایران کے مطالبات نہیں مانیں گے تو جنگ کا خطرہ کیسے ٹلے گا؟

○ فتویٰ دیئے جانے کے ساتھ ساتھ ہم نے تمام مسائل برداشت کئے۔ ثالثوں کے کہنے پر ہم نے تمام ایرانی قیدیوں کو رہا کر دیا۔ سفارت کاروں کی لاشوں کو ایران بھیج دیا۔ ہم مذاکرات کے لئے بھی تیار ہو گئے ہیں' اب ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ایران کونسی پالیسی اختیار کرتا ہے؟

☆ آپ کے حکومت کرنے کے طریقے پر بین الاقوامی تنقید پر آپ کا کیا ردعمل ہو گا؟

○ ہم ان ممالک سے رابطہ قائم رکھیں گے اور انہیں بین الاقوامی اصولوں کے مطابق یقین دلانے کی کوشش کریں گے۔ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اقوام متحدہ ایک ایسا ادارہ ہے جو لوگوں کو ایک دوسرے کو جاننے میں مدد دیتا ہے اور مختلف ممالک کے درمیان جھگڑوں کو نمٹاتا ہے اس لئے اسے کچھ ممالک کے مفادات کے لئے استعمال نہیں کیا جانا چاہئے۔

☆ مغربی ممالک آپ کی حکومت پر انسانی حقوق کی پامالی کا الزام لگاتے ہیں' خاص طور پر خواتین کا معاملہ ہے۔ اس تنقید پر آپ کا کیا ردعمل ہو گا؟

○ اسلامی امارت تمام انسانی قوانین اور اصولوں کا احترام کرتی ہے اور اس کا ہدف تمام انسانی حقوق کو شریعت کے مطابق بحال کرنا ہے' مگر اس کے باوجود مغربی ممالک کا اسلامی امارت کیلئے منفی نظریہ ہے۔ اسلامی امارت نے افغانستان میں خواتین کی حالت کو بتدریج بہتر بنایا ہے اسلامی امارت کی قیادت نے ابھی دو فرمان جاری کئے ہیں۔ خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے جو تازہ فرمان جاری کیا گیا ہے اور جسے سرکاری قانون کا درجہ دے دیا گیا ہے اس کے مطابق خواتین کو ان کی وراثت کے حق سے کوئی محروم نہیں کر سکتا۔ جھگڑے نمٹانے کیلئے عورت کے بغیر اس کی رضا کے نکاح میں دے دینے کو ممنوع اور سخت قبیح قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح بیوہ کو مرنے والے شوہر کے بھائی یا رشتہ دار سے شادی پر مجبور کرنے کی قدیم رسم کو ختم کر دیا گیا ہے۔ شریعت کے مطابق شادی کی جب ہی اجازت دی جائے گی جب دونوں مرد اور عورت راضی بہ رضا ہوں۔ ہم اسلام پر یقین رکھتے ہیں اور اپنی پالیسیاں اسلامی قوانین کے مطابق ہی ترتیب دیتے ہیں۔

☆ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ طالبان کا افغانستان میں اٹھنا ایک منفی عمل ہے۔ اسلامی عالمی دہشت گردی کے تناظر میں ایسے بیانات کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

○ اسلامی امارت' افغانستان میں امن اور استحکام کیلئے کام کر رہی ہے وہ ایک پر امن دنیا چاہتی ہے۔ ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اسلامی امارت نے دوسروں کے معاملات میں مداخلت کی ہو یا اسلامی عالمی دہشت گردی کو فروغ دیا ہو۔

☆ آپ اپنی معیشت کو کس طرح فروغ دیں گے؟ اس سلسلے میں کیا بین الاقوامی مدد کی توقع رکھتے ہیں؟

○ افغانستان کانوں کی سرزمین ہے یہاں زراعت اور تجارت کو ہمیشہ اہمیت حاصل رہی ہے یہاں کے لوگ محنتی ہیں۔ ایک آزاد اسلامی معیشت سرمایہ کاری اور اچھی تعلیم ملک کی بحالی میں مددگار ہو سکتی ہے بین الاقوامی مدد اس سلسلے میں نہایت اہم کردار ادا کر سکتی ہے کیونکہ بیس سال کی جنگ سے افغانستان تباہ ہو گیا ہے۔

(بشکریہ: ضرب مومن ۱۳ تا ۱۹/ نومبر ۹۸ء)

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا!

تنظیم اسلامی کا سہ روزہ سالانہ اجتماع

جس میں رفقاءِ تنظیم کی فکری تربیت کا بھرپور اہتمام بھی شامل تھا

مرتب : محمد سمیع' کراچی

نیکی پوچھ پوچھ کر نہیں کی جاتی لیکن ہم چونکہ ایک اصولی اسلامی انقلابی تنظیم سے تعلق رکھتے ہیں لہٰذا ہم اپنے اصولوں کو ترک نہیں کر سکتے' اور ہمارا اصول یہ ہے کہ ہم کوئی غیر قانونی کام نہیں کریں گے لہٰذا ہم نے سالانہ اجتماع کے انعقاد کی انتظامیہ سے اجازت کے لئے ماہ جولائی کے آخری ہفتے میں درخواست جمع کرا دی۔ ہمارے اس سالانہ اجتماع کو پتہ نہیں کس کی نظر لگ گئی تھی کہ اس کے کراچی میں انعقاد کے فیصلے کے فوراً بعد ہی امیر حلقہ محترم محمد نسیم الدین صاحب پر دل کا شدید دورہ پڑا۔ اس واقعہ کی سنگینی کے پیش نظر مرکزی مجلس شوریٰ نے اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کی ضرورت محسوس کی۔ انہوں نے تو اپنی طرف سے سالانہ اجتماع کی کراچی سے منتقلی کا فیصلہ دے دیا تاہم حتمی فیصلہ امیر محترم پر چھوڑ دیا۔ اس کے بعد محترم محمد نسیم الدین کے دل کا بائی پاس آپریشن ہوا گویا معاملہ کی نوعیت اور سنگین ہو گئی۔ آپریشن کے بعد مرکز کی ہدایت پر امیر حلقہ نے اپنی رہائش گاہ پر سالانہ اجتماع کے منتظمین کا ایک مشاورتی اجلاس بلایا اور معاملہ ان کے سامنے رکھا۔ منتظمین کا انتخاب امیر حلقہ نے آپریشن سے قبل باہمی مشورہ سے کر لیا تھا اور اجتماع کے انعقاد کی ابتدائی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں کیونکہ ہر شعبہ کے ناظم کو اس کی ذمہ داری تحریری صورت میں بتا دی گئی تھی اور وہ تاریخیں طے کر دی گئی تھیں جن سے قبل ناظمین کو اپنا اپنا کام مکمل کرنا تھا۔ دو تین ناظمین کی رائے یہ تھی کہ سالانہ اجتماع کو ہر حال میں کراچی میں منعقد ہونا چاہئے۔ ان کی آراء کو تحریری شکل میں مرتب کر کے مرکز کو فیکس کر دیا گیا۔ فیکس موصول ہونے کے بعد امیر محترم نے کراچی کے دورے کا پروگرام بنایا تاکہ کراچی کے رفقاء کے ساتھ اس معاملے پر ایک توسیعی مشاورت ہو سکے۔ کراچی کی مخصوص صورتحال کے پیش نظر رفقاء کی عظیم اکثریت نے سالانہ اجتماع کے کراچی میں انعقاد کو وقت کی ضرورت قرار دیا۔ لہٰذا امیر محترم نے رفقاء کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اپنے سابقہ فیصلے کو برقرار رکھا۔ منتظمین اجتماع اور ذمہ داران تنظیم سمیت تمام رفقاء میں امیر محترم کے اس فیصلے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے انتہائی جوش و جذبے سے سالانہ اجتماع کی تیاری میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ لیکن ؏ "ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں" کے مصداق ایک نیا مسئلہ محترم حکیم محمد سعید کی شہادت کی شکل میں سامنے آیا۔ ان کی شہادت نے کراچی کی سیاست کا رخ راتوں رات تبدیل کر دیا جس کے نتیجے میں مقامی انتظامیہ نے زبانی اطلاع دی کہ اس اجتماع کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ حکام بالا سے رجوع کیا گیا لیکن قدرت کی طرف سے قدم قدم پر ہمارے لئے آزمائش رکھی گئی تھی۔ کراچی میں گورنر راج نافذ ہو گیا اور گورنر نے ہدایت جاری کر دی کہ وقتی طور پر جلسے جلوس وغیرہ بند کر دیئے جائیں۔ گورنر راج کے نفاذ اور گورنر کی تازہ ہدایت کی روشنی میں مرکزی مجلس عاملہ کی جانب سے امیر محترم کے ذریعے مشورے موصول ہونے شروع ہوئے کہ اس اجتماع کو قرآن اکیڈمی منتقل کر دیا جائے۔ ناظمین اجتماع کا خیال یہ تھا کہ ہمارا اجتماع دینی نوعیت کا ہے لہٰذا حکومت اس سے صرف نظر کر لے گی۔ مزید برآں وہ حتی المقدور کوششیں کر رہے تھے کہ اجازت نامہ مل جائے۔ لہٰذا انہوں نے طے کر لیا کہ اگر امیر محترم کا مشورہ صرف مشورہ کے درجے میں ہے تو کم از کم انہیں (ناظمین) کو ۶/ نومبر تک تیاریاں جاری رکھنے دی جائیں۔ اگر انتظامیہ نے چشم پوشی سے کام لیا تو یہ ہمارے حق میں ایک بڑی بات ہو گی ورنہ ہم فوری طور پر پروگرام کو اکیڈمی منتقل کر دیں گے۔ ہاں البتہ امیر محترم کا حکم ہو تو ہم یہ کام ابھی کئے لیتے ہیں۔ جب مرکز سے بار بار فون آنے لگے تو طے کیا گیا کہ ہم ۳/ نومبر کو خیمے ایستادہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ایک قسم کا Feeler ہو گا جس سے انتظامیہ کا ردعمل سامنے آ جائے گا۔ بیت الخلاء' وضو خانے' وغیرہ تعمیر کر لئے گئے۔ میدان کی صفائی ہو گئی اور اس کی سطح ہموار کر لی گئی لیکن جیسے ہی خیمے ایستادہ ہونے شروع ہوئے' پولیس والے ایس ڈی ایم کے ساتھ آ دھمکے۔ انہیں یہ سمجھانے کی بہتیری کوشش کی گئی کہ یہ ایک دینی اجتماع ہے' سیاسی جلسہ نہیں لیکن صاحب ؏ "وہ بھلا کس کی بات مانتے ہیں" کے مصداق وہ اپنے فیصلے پر اڑے رہے اور مجبوراً ہم نے یہ شعر گنگناتے ہوئے کہ ؏

"نالہ ہے بلبل شوریدہ تیرا خام ابھی
اپنے سینے میں ذرا اور اسے تھام ابھی"

پروگرام کو قرآن اکیڈمی منتقل کرنا شروع کر دیا۔ منتظمین تو اپنے کاموں میں منہمک ہونے کی بناء پر جوش و جذبہ کا اظہار کرتے رہے لیکن شاباش ہے امیر حلقہ کو کہ وہ اپنی شدید علالت کی بناء پر صاحب فراش ہونے کے باوجود اس تمام معاملے میں سب سے زیادہ دلچسپی اور جوش و جذبہ کا اظہار کرتے رہے بلکہ دو مرتبہ بنفس نفیس میدان میں تشریف لائے تاکہ انتظامات کا بغور خود جائزہ لے سکیں اور ۳ نومبر کو تو انتظامیہ کے ردعمل کو دیکھنے کے لئے آخر وقت تک میدان میں موجود رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے بڑے تدبر کے ساتھ اس تمام معاملہ کو نمٹایا ورنہ شدید اندیشہ تھا کہ رفقاء انتظامیہ کے افراد سے الجھ جاتے۔ اس موقع پر رفقاء بھی کمال صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے تنظیم کی پالیسی پر عمل پیرا رہے۔

یہاں ایک واقعہ درج کرنا ضروری ہے جس میں ہمارے لئے عبرت کا کافی سامان ہے۔ ہم نے جلسہ گاہ کے متبادل کے طور پر ایک اور گراؤنڈ کو ذہن میں رکھا ہوا تھا جو ایک مقامی کالج کی ملکیت ہے اور چار دیواری کے اندر ہے۔ جب ان سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی مذہبی جماعت کو اپنا گراؤنڈ استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے' البتہ اسے ثقافتی شو یا ناچ گانے کے پروگرام کرنے والوں کو اجازت دے سکتے ہیں۔ یہ ہیں ہمارے وہ معماران قوم جن کے ہاتھوں میں آئندہ نسل کا

قرآن اکیڈمی کراچی کا وسیع و عریض اور خوش منظر مسجد ہال'
امیر تنظیم محو خطاب ہیں اور سامعین ہمہ تن گوش!

مستقبل ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!!

غالب نے کہا تھا کہ ؏

"گو میں رہا رہین ستم ہائے روزگار
لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا"

ہمارے منتظمین نے پورا زور کھلے گراؤنڈ میں اجتماع کرنے پر لگایا ہوا تھا تاہم متبادل کے طور پر اکیڈمی میں انتظامات کا خاکہ تیار کر رکھا تھا۔ شاباش ہے رفقاءِ کراچی پر جنہوں نے دن رات محنت کر کے دو دنوں کے اندر وہاں سارے انتظامات مکمل کر لئے۔ انتظامیہ سے اجازت نہ ملنے پر وہ قطعی دلبرداشتہ نہیں ہوئے۔

۶/ نومبر کو امیر محترم کے خطاب جمعہ سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ ان کے رات کے خطاب کا موضوع تھا "تنظیم اسلامی دیگر معاصر تحریکوں کے تناظر میں"۔ انہوں نے سورۃ المائدۃ کی آیت ۴۸ کے حوالے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر رسول (یعنی حضرت موسیٰ'، حضرت عیسیٰ' اور آنحضور ﷺ) کو شریعت اور اس کے لئے طریقۂ کار عطا فرمایا۔ منہاج موسوی کا مرکزی نقطہ ایک بگڑی ہوئی مسلمان قوم کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانا تھا۔ حضرت عیسیٰ' نے اس بگڑی ہوئی قوم بنی اسرائیل کی روحانی اور اخلاقی اصلاح کو پیش نظر رکھا۔ جبکہ منہاج محمدی' انقلابی منہاج تھا کیونکہ آپ' کی بعثت کا مقصد دین حق کو دنیا کے دیگر نظام ہائے زندگی پر غالب کرنا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال اس بوڑھے باغبان کی سی تھی جو آئندہ نسلوں کے لئے باغ لگاتا ہے۔ ان کا منہاج دین کے مراکز قائم کرنا تھا۔ امیر محترم نے کہا کہ تجدید دین کا آغاز حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے ہوا۔ ایک ہزار سال کے بعد مجددین امت ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ، حضرت شاہ اسمٰعیل شہید بریلویؒ، حضرت شیخ الہند محمود حسن دیوبندیؒ کا شمار مجددین امت میں ہوتا ہے۔ ۱۸ویں صدی عیسوی سے مغربی استعمار کے سیلاب نے مسلم ممالک کو اپنی لپیٹ میں لینا شروع کیا۔ ۲۰ویں صدی تک سارا عالم اسلام مغربی استعمار کے زیر اثر آگیا۔ ۱۹ویں صدی عیسوی سے احیائی تحریکوں کا آغاز ہوا۔ منہاج موسوی پر آزادی کی جدوجہد میں مہدی سوڈانی، سنوسی، امام شامل، سید احمد شہید کی تحریکیں شامل ہیں۔ اسی تسلسل میں شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی کی ریشمی رومال کی تحریک کا نام آتا ہے۔ اس کے بعد امت مسلمہ میں مولانا ابوالکلام آزاد، علامہ اقبال، مولانا محمد الیاسؒ اور مولانا مودودیؒ جیسے رجال دین پیدا ہوئے، جنہوں نے احیاء دین کے کام کو اپنا ہدف اور مقصود بنایا۔

انگریزوں کے خلاف ابتداء میں ہندوؤں اور مسلمانوں نے مل کر جدوجہد کی۔ بعد ازاں ہندو قومیت کے غلبہ کے اندیشہ کے تحت ہندو مسلم کشمکش کا آغاز ہوا۔ جس کے نتیجے میں علماء کا تعلق مسلمانوں کے سواد اعظم سے کٹ گیا۔ علماء کی قیادت نے مسلمانوں کے عام احساسات کو نہیں سمجھا۔ تاہم مولانا شبیر احمد عثمانی اور سید سلیمان ندوی جیسے جید علماء نے قیام پاکستان کی تحریک میں مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔ منہاج عیسوی پر تبلیغی جماعت کو کاربند شمار کیا جا سکتا ہے۔ انہیں نہ جہاد حریت سے کوئی غرض ہے نہ سیاست ملی سے کوئی سروکار۔ تبلیغی جماعت کی کوششوں کے نتیجے میں مادی وسائل پر تکیہ کرنے والوں میں کمی آئی، اللہ تعالیٰ کے فاعل حقیقی اور موثر حقیقی ہونے کا شعور بڑھا۔ دنیا سے بے رغبتی میں اضافہ ہوا۔ تاہم حضرت مسیح' علماء بنی اسرائیل پر سخت تنقیدیں کیا کرتے تھے جبکہ تبلیغی جماعت علماء کی خوشامد کی روش پر گامزن ہے۔

علامہ اقبال کو منہاج محمدی' کا علمبردار کہا جا سکتا ہے جنہوں نے دین کی فکری اور عملی تجدید کا کارنامہ انجام دیا۔ انہوں نے انقلاب کا نعرہ بلند کیا۔ دین و مذہب میں فرق کے شعور کو عام کیا۔ اپنے کلام کے ذریعہ لوگوں کو قرآن کی طرف بلایا۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے حزب اللہ کی بنیاد بیعت پر رکھی اور لوگوں کو قرآن کی طرف بلانے کا کام شروع کیا۔ تاہم علماء کے رویئے سے دلبرداشتہ ہو کر وہ آزادی ہند کی جدوجہد میں شامل ہو گئے۔ مولانا مودودی نے جماعت اسلامی کی بنیاد ایک اصولی اسلامی انقلابی جماعت کے طور پر رکھی۔ قیام پاکستان کے بعد ملکی انتخابات میں حصہ لینے کے ان کے فیصلے نے اسے ایک اسلام پسند قومی سیاسی جماعت کا روپ دے دیا۔ امیر محترم نے فرمایا کہ احیائی عمل کے بنیادی حقائق میں سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ایک انسانی حیات کے اندر صرف ۲۳ برس کے مختصر عرصے میں صرف اسلام کا ہمہ جہتی انقلاب برپا ہوا ہے۔ اب یہ کام ﴿لترکبن طبقا عن طبق﴾ کے مصداق کئی نسلوں کی مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں مکمل ہو گا۔ اس حقیقت کے پیش نظر نہ رہنے کی بناء پر جماعتیں حب عاجلہ کا شکار ہو کر اپنی منزل کھوٹی کر بیٹھیں ہیں۔ معاصر دینی تحریکوں پر اپنی تنقید کے ضمن میں امیر محترم نے فرمایا کہ ایسی ہر تنقید خود اپنے آپ پر تنقید ہوتی ہے کیونکہ تمام جماعتوں کا مشترکہ مشن اقامت دین کی جدوجہد ہے اور ہمیں جاننا چاہئے کہ اس مشن کی تکمیل کے ضمن میں ہم سے کہاں کونسی غلطی سرزد ہو رہی ہے۔ دیگر تحریکوں کے بارے میں تنظیم اسلامی کا رویہ اس آیت کے مصداق ہے کہ اللہ تمہارا رب بھی ہے اور ہمارا رب بھی، ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے، ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی حجت نہیں، اللہ ہمیں جمع کردے گا۔ انہوں نے کہا کہ مختلف جماعتوں کی وجہ سے مختلف المزاج لوگوں کے لئے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ جماعتیں ایک دوسرے کے لئے تقویت کا باعث بنتی ہیں۔ انہوں نے جمعیت علماء اسلام، دعوت اسلامی اور اہلحدیث مکتبہ فکر پر مبنی مختلف جمعیتوں کا تذکرہ کرنے کے بعد تنظیم اسلامی کے بارے میں بتایا کہ یہ وہ واحد تنظیم ہے جو بیعت کی بنیاد پر قائم ہے اور منہاج محمدی' پر عمل پیرا ہے۔ اس کے رفقاء کی تعداد مختصر ہے۔ اس کی رفتار slow and steady ہے۔ اس کا طریقۂ کار سیرت سرور دو عالم' سے ماخوذ ہے۔ انقلاب کے لئے جدوجہد کے آخری مرحلے میں غیر مسلح تصادم کا نظریہ بھی تنظیم اسلامی نے دیا ہے۔ جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے امیر محترم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر امت کے لئے الگ الگ شریعتیں اور طریقۂ کار مقرر فرمایا ہے۔ حضرت موسیٰ' کو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا تاکہ وہ اسے اللہ کے دین کی طرف بلائیں۔ لیکن اس کے ساتھ ان کی بعثت کا ایک اہم مقصد یہ بھی تھا کہ وہ بنی اسرائیل کو جو فرعون کی غلام بن چکی تھی، اس (فرعون) کی غلامی سے نجات دلائیں۔ حضرت عیسیٰ' کی رسالت کا مقصد اسی قوم بنی اسرائیل کی روحانی و اخلاقی اصلاح تھی۔ حضور اکرم ﷺ کی بعثت کا مقصد وہی

تنظیم اسلامی نارتھ امریکا(ٹینا) کے رکن اور ڈائریکٹر دعوہ عمران این حسین' ٹینا کے امیر جناب عطاء الرحمن' ناظم بـ

اللہ کی طرف لوگوں کو بلانا تھا لیکن اس سے اہم تر مقصد اس دین کی اقامت تھی جو حضرت آدم کے دور سے تدریجی مراحل طے کرتے ہوئے اپنی تکمیل کو پہنچ چکی تھی۔ حضور اکرم ﷺ کا طریقۂ کار اولاً لوگوں کو توحید کی دعوت دینا' جو اس دعوت کو قبول کر لیں ان کو منظم کرنا' بعد ازاں انکی تربیت کر کے اور آزمائش کے دور سے کندن بن کر نکلنے والی امت کو اس وقت کے باطل نظام سے ٹکرانا تھا۔ اس طریقۂ کار کے نتیجے میں اللہ کے دین کا غلبہ ہوا۔ آج مختلف دینی جماعتیں اپنے اپنے طریقۂ کار کے مطابق اللہ کے دین کے غلبہ کی جدوجہد میں مصروف ہیں اور ان میں سے کسی کے طریقۂ کار کو غلط قرار نہیں دیا جا سکتا۔ تاہم اللہ کے دین کا غلبہ تو اسی طریقۂ کار پر چلنے سے ہو گا جو نبی اکرم ﷺ نے اختیار کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ دینی جماعتوں کو وسعت قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کے طریقۂ کار پر غور کرنا چاہئے اور نبی انقلاب ؐ کے انقلابی اُسوہ کی روشنی میں کسی متفقہ لائحہ عمل تک پہنچنا چاہئے۔ اس کے نتیجے میں اسلام کا وہ نظام عدل قائم ہو گا جس کی آج امت مسلمہ سمیت ساری عالم انسانیت کو ضرورت ہے۔

بعد نماز عصر محمد نسیم الدین صاحب نے ناظم اجتماع کی حیثیت سے شرکاء کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان رفقاء کی خصوصی طور پر تحسین کی جو دور دراز علاقوں سے سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے تشریف لائے۔ انہوں نے ان سمیت تمام رفقاء کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اجر عظیم کی دعا کی۔

بعد ازاں محترم عبدالرزاق صاحب نے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے گزشتہ تنظیمی سال کی ایک اجمالی رپورٹ پیش کی جو میثاق نومبر کے شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔ ناظم اعلیٰ کی رپورٹ کے بعد محترم حافظ عاکف سعید صاحب ناظم نشرو اشاعت نے پہلے شعبہ نشرو اشاعت اور بعد ازاں حلقہ خواتین کی رپورٹ پیش کی۔ الحمدللہ شعبہ نشرو اشاعت کے پریس سے رابطہ کے نتیجے میں امیر محترم کے انٹرویوز' پریس کانفرنس اور سیمینار کی خبریں شائع ہوئیں اور روزنامہ خبریں میں تنظیم کی سیکنڈ لائن کی قیادت کا تعارف بھی شائع ہوا۔ ندائے خلافت کا باقاعدگی کے ساتھ اجراء بھی اس شعبہ کا ایک اہم کارنامہ ہے۔ نشرو اشاعت کے حوالے سے حلقوں کی سرگرمیوں کا اس رپورٹ میں کوئی ذکر نہیں تھا جس کی کمی محسوس کی گئی۔

حلقہ خواتین بھی بحمداللہ روز افزوں ترقی پر ہے بلکہ بعض معاملات میں تو خواتین مردوں سے آگے نکلتی نظر آتی ہیں۔

بعد نماز مغرب محترم رحمت اللہ بٹر صاحب' ناظم تربیت نے "زوال امت کا اصل سبب" کے موضوع پر گفتگو کی۔ انہوں نے فرمایا کہ انبیاء کا ورثہ کتب سماویہ ہے جس کے بارے میں اگر امت شکوک کا شکار ہو جائے تو یہ زوال امت کا سبب بن جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم امت کی اصلاح کا ذریعہ ہے لیکن آج امت کی کیفیت اس حدیث کے مصداق بن چکی ہے جس میں پیشین گوئی ہے کہ ایک وقت آئے گا جب اسلام کے نام کے سوا کچھ نہیں رہ جائے گا اور قرآن میں اس کے رسم الخط کے علاوہ اور کچھ باقی نہیں بچے گا۔ وہ کتاب جو امت کی ہدایت کے لئے نازل کی گئی تھی اسے اس نے صرف حصول ثواب اور ایصال ثواب کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ امت میں تفرقہ پڑ چکا ہے' قرآن کا مرکزی نکتہ ایمان ہے جس میں اس سے دوری کی بنا پر ضعف پیدا ہو چکا ہے۔ الحمد للہ بر عظیم ہندو پاکستان میں لوگوں کو قرآن کی طرف بلانے کا کام تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا مودودی کے بعد اب محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے اس تسلسل کو جاری رکھا ہوا ہے۔

بعد نماز عشاء امیر محترم نے "تنظیم اسلامی' دیگر معاصر تحریکوں کے تناظر میں" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ ان کے خطاب کی تفصیلات پہلے ہی درج کی جا چکی ہیں۔

۷ نومبر کو پروگرام کا آغاز بعد نماز فجر محترم ڈاکٹر طاہر خان خاکوانی صاحب کے درس قرآن سے ہوا۔ موصوف نے سورۂ مائدہ کی آیات ۵۴ تا ۵۶ پر مشتمل منتخب نصاب نمبر ۲ کا درس دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کائنات کی بساط کو لپیٹ رہا ہے۔ انہوں نے اس حدیث مبارکہ کا حوالہ دیا جس میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری بعثت اور قیامت کے درمیان دو انگلیوں کا فرق ہے۔ قیامت سے قبل دو امتوں کا ٹکراؤ ہونا ہے لیکن اس سے قبل کسی ایک مسلمان ملک میں خلافت کا نظام قائم ہو گا۔ انہوں نے اس حوالے سے جماعتوں کی کوششوں کا تذکرہ کرتے ہوئے طریقہ کار کے واضح ہونے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس کے لئے ایک صحیح اسلامی قیادت کا وجود میں لانا اور کارکنوں کی فصل کی تیاری ضروری ہے۔ انہوں نے ارتداد حقیقی اور ارتداد قانونی کا فرق واضح کرتے ہوئے کہا کہ ایک تو ارتداد وہ ہے کہ کوئی اسلام قبول کرنے کے بعد اس سے پھر جائے جس طرح ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کے ساتھ ہوا۔ اور ایک ارتداد یہ ہے کہ ایمان لانے کے بعد اس کے تقاضوں سے پہلوتہی کی جائے۔ اس صورت میں انسان پہلے جھوٹ کا سہارا لیتا ہے پھر جھوٹی قسمیں کھاتا ہے اور بعد ازاں اس اسٹیج کو پہنچ جاتا ہے کہ وہ تحریک کے قائد یا دیگر کارکنوں کی کردار کشی کا آغاز کر دیتا ہے کیونکہ اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان مخلصین کی بنا پر اس کی دین دشمنی واضح ہو کر سامنے آ رہی ہے۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو لے آتا ہے جن کے اوصاف یہ ہوتے ہیں کہ اللہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے قرآن کریم کے مختلف مقامات سے اللہ سے محبت کے تقاضے بیان کئے جن میں اتباع رسول ﷺ اور جہاد شامل ہیں۔ ان کا حال اس قرآنی آیت کے مصداق ہوتا ہے جس میں مومنین کے اوصاف یہ بیان کئے گئے ہیں کہ وہ کافروں پر بہت سخت اور آپس میں بے حد رحیم ہوتے ہیں' جس کو علامہ اقبال نے اپنے شعر میں یوں بیان کیا ہے

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

ان کی تیسری صفت یہ ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ انہیں بے حد محبوب ہوتا ہے اور اس معاملہ میں وہ کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے۔ ایک اسلامی تحریک کے کارکنان کا ان اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے۔

دوسرے سیشن کا آغاز صبح نو بجے ہوا جس میں پہلے معاون امیر تنظیم اسلامی بیرون پاکستان محترم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب نے "قرآن بطور کتاب ہدایت" کے موضوع پر گفتگو فرمائی۔ انہوں نے اپنے ایک استاد کے "روشنی" کے موضوع پر لیکچر کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک دن وہ کلاس میں آئے اور فرمایا کہ ساری لائٹیں بند کر دی جائیں تو کیا ہو گا۔ لوگوں نے جواب دیا کہ اندھیرا ہو جائے گا۔ پھر سوال کیا کہ اندھیرا ہو گا تو کیا ہو گا۔ جواب ملا تاریکی چھا جائے گی اور کچھ نظر نہیں آئے گا۔ انہوں نے کہا اس سے ثابت ہو گیا کہ روشنی وہ توانائی ہے جس کی روشنی میں ہم دیکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح اللہ کی کتاب وہ نور ہے جس سے انسان ہدایت کی روشنی سے منور ہوتا ہے۔ قرآن کریم کامیابی کی منزل کے راستوں کا بھی تعین کرتا ہے اور انسان کو منزل پر پہنچاتا بھی ہے' وعظ کی امتیازی شان بھی اس میں موجود ہے اور سینے کے امراض روحانی مثلاً بغض حسد کینہ وغیرہ کا علاج بھی۔ اس میں ہدایت بھی ہے اور رحمت بھی۔ ہدایت کے لئے اولین شرط ایمان ہے۔ قرآن کی باتیں ہر دور میں زندہ و

...پاکستان ڈاکٹر عبدالسمیع اور ناظم حلقہ آزاد کشمیر خالد محمود عباسی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے

پائندہ ہیں۔

ان کے بعد باری تھی ناظم بیت المال، حلقہ سندھ و بلوچستان محترم اختر ندیم صاحب کی جن کا موضوع تھا "حدیث کی اہمیت"۔ انہوں نے فرمایا کہ امت مسلمہ پر ان کے دشمنوں کی جانب سے حملے ہو رہے ہیں جن میں ایک محاذ فکری بھی ہے۔ فکری محاذ پر حملہ کے نتیجے میں اس سے کم نقصانات نہیں ہوتے جتنے ایٹمی حملہ کے بعد اس کے تابکاری کے اثرات پھیلنے سے ہوتے ہیں۔ بدقسمتی سے مسلمان خود شعوری یا غیر شعوری طور پر مسلمانوں کے خلاف دشمنوں کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں اور امت میں مختلف فتنوں کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک فتنہ انکار حدیث کا ہے۔ اس فتنہ کا مقصد دین میں حضور اکرم ﷺ کے مقام کو کم کرنا ہے۔ احادیث نبوی قرآن کی منشاء کی توضیح کرتی ہیں۔ منکرین حدیث ان کی اہمیت کو کم کرنا چاہتے ہیں، یہ کوئی نیا فتنہ نہیں اس کا آغاز دوسری صدی ہجری میں خوارج و معتزلہ کی صورت میں ہوا۔ تیرھویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں انگریزوں کی مرعوبیت کے زیر اثر اسلام کو rationalise کرنے کی کوششیں ہوئیں۔ ان کوششوں میں سرسید احمد خان، مولوی چراغ علی اور چودھری غلام احمد پرویز نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔ منکرین حدیث کی پہچان بہت مشکل ہے کیونکہ یہ کھل کر سامنے نہیں آتے۔ بظاہر ان کے استدلال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اسلام سے بڑی ہمدردی کا رویہ رکھتے ہیں۔ اس طرح وہ لوگوں کی ذہن سازی میں مصروف ہیں۔ ان کا کام احادیث کی سند کو مشکوک بنانا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ابتدائی ڈھائی سو سال تک حدیث کی تدوین پر کوئی کام نہیں ہوا جو خلاف واقعہ بات ہے۔ امام بخاری تک تدوین احادیث کے ۵ ادوار گزر چکے تھے۔ پہلا دور تو وہ ہے جس کا تعلق صحابہ ؓ کی ذات سے ہے۔ دوسرا دور حضور ؐ کے وصال کے بعد کا ہے۔ اس دور میں صحابہ کرام ؓ نے احادیث کو اگلی نسل کو منتقل کیا۔ اس دور میں صحابہ ؓ ہمیں اداروں کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ تیسرا دور وہ ہے جس میں علم حدیث کے جمع کرنے کا عمل شروع ہوا۔ تحریری شکل میں بات سامنے آئی۔ چوتھے دور میں چالیس کتابوں کی تدوین ہوئی۔ پانچویں دور میں یہ کام اپنے معراج کو پہنچ گیا۔ محترم اختر ندیم نے اس تقریر کے بعد اپنے آپ کو تنظیم کے مقرر کے طور پر مستحکم کر لیا ہے۔ یہ راقم کی رائے ہے، جس طرح امیر محترم نے اپنی گزشتہ شب کی تقریر میں فرمایا تھا کہ حالیہ اجتماع عام کے بعد محترم قاضی حسین احمد صاحب نے جماعت اسلامی میں اپنی قیادت کو مستحکم کر لیا ہے۔

چائے کے وقفہ کے بعد محترم عاکف سعید صاحب نے "قرب الٰہی کے حصول" کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے فارسی کے اس شعر کا حوالہ دیا ۔

بشنو از نے چوں حکایت می کند
روز جدائی ہا شکایت می کند

یعنی بانسری کی آواز سنو کہ جس وقت وہ حکایت بیان کرتی ہے یعنی جب وہ (بانس سے) اپنی جدائی کا غم بیان کرتی ہے۔ انسان کی فطرت کی پیاس قرب الٰہی سے بجھتی ہے۔ انسانی روح کا کرب یہ ہے کہ وہ اپنے اصل سے جدا ہے بمصداق بمضمون بمحوائے قرآنی "فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي" دین میں جتنے مراسم عبودیت ہیں خواہ وہ نماز ہو، زکوٰۃ ہو، حج ہو یا قربانی ہو یا روزہ ان سب کا مقصد اللہ کے قرب کا حصول ہے۔ حضور ؐ کو وہ قرب الٰہی حاصل ہوا جو ملائکہ مقربین کو حاصل نہیں ہوا۔ انہوں نے اس حد کو بھی عبور کیا جہاں اگر جبرائیل امین داخل ہوتے تو ان کے پر جل جاتے۔ نماز کو معراج المومنین قرار دیا گیا۔ زکوٰۃ و صدقات مال کی محب کو دل سے کھرچ کر نکالنے کا ذریعہ بنایا گیا۔ حج تمام عبادات کا جامع ہے۔ قربانی تو خود لفظ قرب سے ہی نکلا ہے۔ روزہ تزکیہ نفس کا ذریعہ ٹھہرا۔ انہوں نے صوفیاء کا یہ قول سنایا کہ اللہ تک پہنچنے کے اتنے ہی ذرائع ہیں جتنے کہ مخلوق کی سانس۔ تقرب کے حصول کے دو ذرائع ہیں۔ اول تقریب بالفرائض دوم تقرب بالنوافل۔ کرامات اولیاء برحق ہیں لیکن ان میں افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ جس شخص نے میرے کسی ولی سے عداوت کی وہ سن لے کہ اس کے خلاف میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔ قرآن نے اللہ کے ولی کی دو پہچان بتائی ہیں ایمان اور تقویٰ۔ "الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ" نسبت ولایت دو طرفہ ہے۔ ایمان کا رکن لازم جہاد ہے۔ جیسا کہ اس حدیث قدسی سے بھی بات سمجھ میں آتی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا تھا کہ وہ فلاں بستی کو اس کے باشندوں سمیت ہلاک کر دے۔ حضرت جبرئیل نے گواہی دی تھی کہ وہاں ایک ایسا بندہ بھی ہے جس نے آج تک ایک لحظہ بھی گناہ میں بسر نہیں کیا۔ حکم ہوا کہ اس بستی کو پہلے اس شخص پر پلٹو کیونکہ میری غیرت و حمیت میں اس کے چہرے کا رنگ کبھی متغیر نہیں ہوا۔ اللہ کا ولی تو وہی ہو سکتا ہے جو اللہ کے دین کی پامالی پر تڑپ اٹھے۔ جب فرائض اور نوافل دونوں کو قرب الٰہی کا ذریعہ قرار دیا جاتا ہے تو اس میں بظاہر تضاد معلوم ہوتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس کی مثال ایک دو منزلہ عمارت سے دی جا سکتی ہے جس کی پہلی منزل اس لئے اہم ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو دوسری منزل کی تعمیر نہیں ہو سکتی اور دوسری منزل اس لئے اہم ہے کہ یہ پہلی منزل سے بلند تر ہے۔

اب باری تھی محترم مختار حسین فاروقی، امیر حلقہ وسطی پنجاب کی اور ان کا موضوع تھا "اسلام دین ہے مذہب نہیں"۔ انہوں نے فرمایا کہ حیوان کو کسی خارجی ہدایت کی ضرورت نہیں ہوئی بلکہ اس کی جبلت میں ہدایت ودیعت کر دی گئی ہے۔ گوشت خور جانوروں کو علم ہے کہ اس کی

سرگودھا میں مبتدی تربیت گاہ

رفقاءِ تنظیم اسلامی نوٹ فرمالیں کہ :

آئندہ مبتدی تربیت گاہ 22 تا 28 نومبر 98ء

بمقام : قرآن ہال دفتر انجمن خدام القرآن و تنظیم اسلامی
متصل منیر ہسپتال مین روڈ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا، میں منعقد ہو گی۔

رابطہ : ڈاکٹر عبدالرحمٰن
فون : 212111 (صبح 9 بجے تا شام 9 بجے)

رفقاء تنظیم اسلامی کے لئے آئندہ سال کا خصوصی ہدف

(از: عبدالرزاق، ناظم اعلیٰ)

سالانہ اجتماع منعقدہ کراچی کے دوران رفقاء تنظیم اسلامی پاکستان کو آئندہ سال کے لئے خصوصی ہدف دیا گیا تھا۔ اس ہدف کے حوالے سے ضروری تفصیلات بطور یاد دہانی تحریراً پیش خدمت ہیں تاکہ ان پر فوری عملدرآمد کیا جا سکے۔

۱) اپنے حلقہ احباب میں سے ہر مبتدی رفیق پانچ افراد اور ہر ملتزم رفیق دس افراد کو آئندہ سال کے دوران رفیق تنظیم بنانے کی بھرپور کوشش کرے گا۔

۲) مقصد کے لئے ہر رفیق آئندہ ایک ہفتہ (یعنی ۲۰ تا ۲۶ / نومبر) کے دوران پورے غور و فکر کے بعد ان احباب کی فہرست تیار کرے گا جن پر اس نے دوران سال محنت کرنی ہے۔

۳) اس فہرست کی ایک کاپی ہر رفیق تنظیم لازماً اپنے نقیب یا امیر کو مہیا کرے گا۔

۴) نقباء اسرہ جات / امراء تا ناظم خود بھی اپنے رفقاء سے ان فہرستوں کی وصولی کا اہتمام کریں۔

۵) ہر نقیب / امیر اپنے رفقاء کے ہدف کو حاصل کروانے میں ان کی مکمل رہنمائی اور بھرپور تعاون کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ نقباء / امراء کو اپنا علیحدہ ہدف نہیں دیا گیا۔

۶) ہر تین ماہ بعد حلقے یا مقامی تنظیم کی سطح پر ایک یک روزہ / شب بسری کی صورت میں تربیتی اجتماع منعقد کیا جائے جس میں رفقاء اپنے ان احباب کے ہمراہ شریک ہوں جن پر وہ محنت کر رہے ہیں۔

۷) تربیتی اجتماع کا پروگرام بہت احتیاط اور اہتمام سے بنایا جائے اور اس میں دیگر پروگراموں کے علاوہ امیر محترم کے دعوتی خطاب کا کوئی ویڈیو کیسٹ بھی ضرور دکھایا جائے۔

۸) اس ہدف کے حوالے سے تمام سرگرمیوں کی نگرانی (Monitoring) امیر / ناظم حلقہ کریں گے۔

۹) امراء / ناظم حلقہ جات ماہ نومبر ۹۸ء کی رپورٹ میں سے Confirm کریں گے کہ اس ہدف کی ضروری تفصیلات تمام رفقاء نقباء اور امراء تا ناظم تک پہنچ گئی ہیں۔

اجتماع گاہ کا استقبالہ ڈیسک۔ کراچی کے جناب اختر ندیم اور محترم عبدالرحمٰن ہنگورہ تصویر میں نمایاں ہیں جنہیں اجتماع کے انتظامی امور کے روح رواں کی حیثیت حاصل تھی

زندگی گوشت خوری کے ذریعہ قائم رہ سکتی ہے لہٰذا وہ کبھی گھاس پر منہ نہیں مارتا۔ یہی حال گھاس اور چارہ وغیرہ کھانے والے جانوروں کا ہے۔ ان میں گوشت کے لئے کوئی رغبت نہیں گویا کہ حیوان میں اپنا کوئی میلان نہیں ہے۔ اس کے برعکس انسان ایک بااختیار مخلوق ہے۔ خارج سے اسے نیکی و بدی، حلال و حرام وغیرہ کی ہدایت وحی الٰہی کے ذریعہ سے عطا ہوئی ہے۔ اب یہ اس کے اختیار میں ہے کہ وہ چاہے نیکی کو اپنائے یا برائی کے پیچھے بھاگے، حلال پر اکتفا کرے یا حرام پر منہ مارے۔ یہ ہدایت انسان کو کسی انسان سے اس لئے نہیں مل سکتی کہ کوئی انسان علم کامل نہیں رکھتا۔ انسان کی ساری زندگی پر ہدایت محیط ہے یعنی ہدایت ربانی اسے پابند کرتی ہے جبکہ وہ آزادی چاہتا ہے۔ اس سے کلی اطاعت کا مطالبہ ہے جبکہ وہ جزوی اطاعت پر کاربند ہونا چاہتا ہے۔ دین انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر محیط ہے۔ عقائد، عبادات اور رسومات انسان کے انفرادی معاملات ہیں تو معاشرت، معیشت اور سیاست اس کے اجتماعی معاملات ہیں۔ دین ان تمام پر محیط ہے۔ اب اگر ہم دین کو صرف انسان کے انفرادی معاملات یعنی عقائد، عبادات اور رسومات تک محدود کر دیں تو دین دین نہیں رہتا مذہب بن جاتا۔ آج کے دور میں اجتماعیت سے دین کو خارج کر دیا گیا ہے۔ معاشرت، معیشت اور سیاست کے معاملات عوام پارلیمنٹ کے ذریعے طے کریں گے جبکہ نماز روزہ، پیدائش اور اموات کی رسومات، شادی طلاق وغیرہ اس کے انفرادی معاملات ہیں، جس میں ریاست کوئی دخل اندازی نہیں کرتی۔ ایسی ریاست کو لادین یا ہمہ مذہب (سیکولر) ریاست کہا جاتا ہے۔ یہاں ریاست کا جبر نہیں جبکہ اسلامی ریاست میں پابندیاں ہیں۔ اس سے دین اور مذہب کے فرق کو سمجھا جا سکتا ہے۔

۷ نومبر کو نماز ظہر سے پہلے امیر محترم نے شرکاء کے سوالات کے جوابات مرحمت فرمائے۔ انہوں نے فرمایا کہ تحریکی تعلیم و تربیت مدارس میں نہیں ہوتی۔ تحریک سے تحریک کا معاملہ از خود چلتا ہے۔ جماعت کے ساتھ ہو[...] تقاضا جماعت میں شمولیت کے بعد پورا ہوتا ہے۔ انسان کی سرشت میں ہے کہ وہ اپنی محنت کا نتیجہ دیکھنا چاہتا ہے لیکن اہم تر چیز احساس فرض کا جذبہ بیدار رکھنا ہے۔ ہم سلوک محمدی یا احسان کی مسنون روحانیت کے قائل ہیں۔ دین تو مکمل ہے لیکن قانون مکمل نہیں۔ تمدنی ارتقاء کے نتیجے میں نئے نئے مسائل پیدا ہوتے رہیں گے۔ ان مسائل کے حل کے لئے اجتہاد ضروری ہے۔ مراقبہ کے معنی ہیں ایک دوسرے کی نگرانی۔ آدمی کسی وقت تنہائی میں اللہ سے لو لگائے تو یہی مراقبہ ہے۔ علم کا خلاصہ یہ ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ قیامت کے دن تم کس حال میں ہوں گے۔ جو نزول مسیح کو نہیں مانتا وہ کھلم کھلا منکر حدیث ہے۔

بعد نماز عصر محترم عمران این حسین صاحب نے "The Implication of the Evolution of the System of Khilafa and Validy of Tanzeem-e-Islami"

سالانہ اجتماع کے اختتام پر تنظیم میں نئے شامل ہونے والے احباب کی اجتماعی بیعت کا منظر، تصویر میں امیر حلقہ سندھ و بلوچستان نسیم الدین صاحب، نائب امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر عبدالخالق اور ناظم اعلیٰ عبدالرزاق صاحب نمایاں ہیں

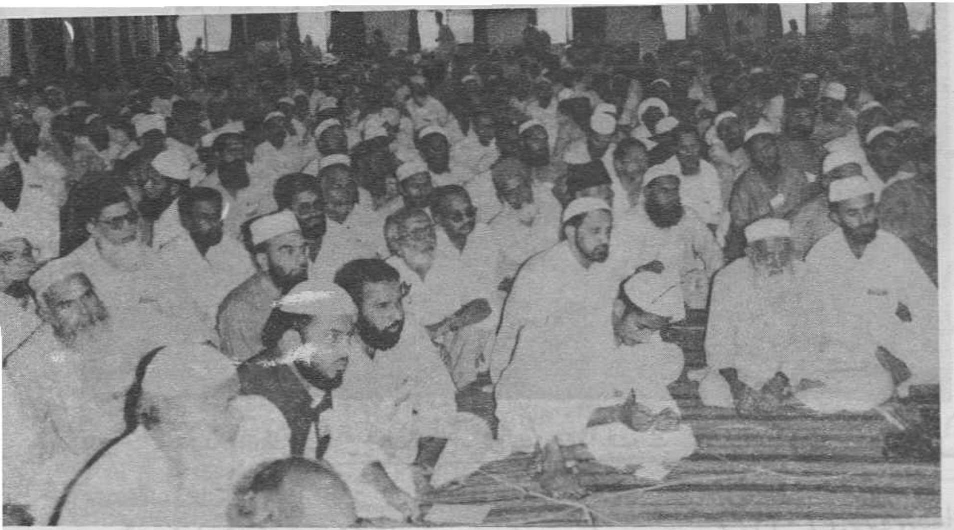

اجتماع گاہ کے مختلف مناظر' مسجد ہال کی دیواریں بینرز سے آراستہ ہیں اور شرکاءِ اجتماع کا خطابات و تقاریر میں انہماک دیدنی!

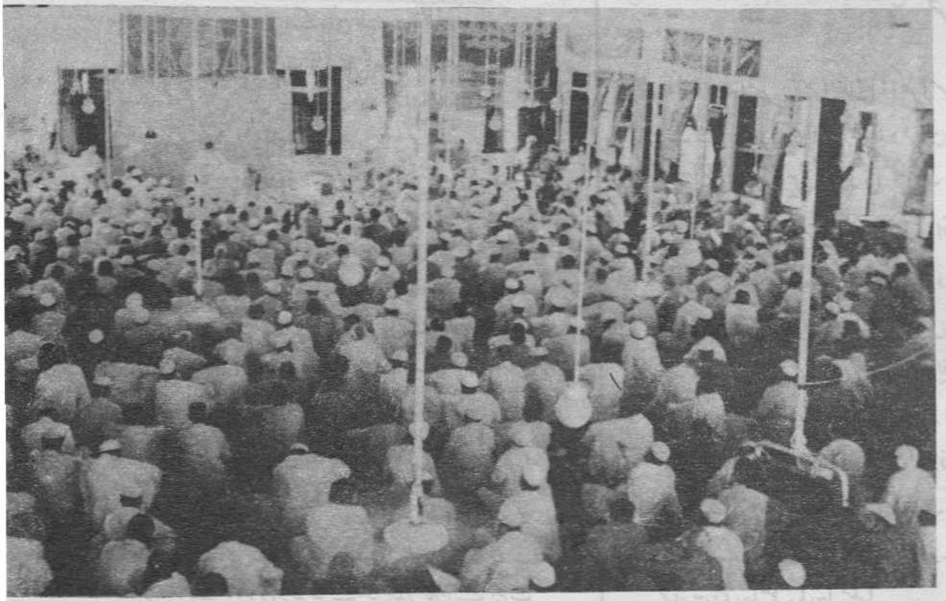

کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ترکی کی خلافت کے خاتمہ کے ساتھ ہی خلافت کے پورے ادارے کا خاتمہ ہو گیا۔ ترکی کے لئے زندہ رہنے اور ترکی کے لئے مرنے کا نعرہ بلند کیا گیا جب کہ مومن تو اللہ کے لئے جیتا اور اللہ کے لئے ہی مرتا ہے۔ اگر خلافت کا خاتمہ نہ ہوتا تو مسلم معاشروں میں کے ایف سی اور میکڈونلڈ کلچر کو کس طرح فروغ ملتا۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم اسلامی اسی خلافت کے ادارے کو قائم کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔

بعد نماز مغرب محترم خالد محمود عباسی صاحب' ناظم حلقہ آزاد کشمیر نے "قرآن سے تعلق کی اہمیت" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس حوالے سے انہوں نے مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق گنوائے اور بعد ازاں دینی فرائض کے جامع تصور کو واضح کیا۔ انہوں نے کہا کہ شعوری ایمان کتاب اللہ فراہم کرتی ہے اور اس سے استفادہ کرنے والے ہی اقامت دینؒ کی جدوجہد میں فعال ہوں گے۔

امیر محترم نے اپنے رات کے خطاب عام کو تنظیم کے سالانہ اجتماع کے اختتامی خطاب کی شکل دے دی۔ انہوں نے تنظیم کی کامیابیوں کو شمار کرتے ہوئے فرمایا کہ تنظیم کا قائم ہو جانا اور پھر اس کا کسی بڑے بحران سے گزرے بغیر ۲۳ ویں سال میں قدم رکھنا ایک معجزے سے کم نہیں۔ تنظیم نے دینی فکر کی توسیع کی اور قرآن مجید کی بنیاد پر اسے استوار کیا۔ خصوصاً دینی فرائض کے جامع تصور اور منہج انقلاب نبویؐ کے ضمن میں آخری مرحلے کا جو متبادل پیش کیا ہے تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ تنظیم کے لئے بیعت کو بنیاد بنانا تنظیم کی انفرادیت ہے۔ اس کی امتیازی شان یہ ہے کہ اس نے قرآن کو اپنی سرگرمیوں کا محور و مرکز بنایا ہے۔ ہم نے دین کے نظام کو واضح کیا۔ خصوصاً مشاورت' دولت کے ارتکاز' زمین کے سود (جاگیرداری وغیرہ) کے حوالے سے' ہم نے زمان و مکان کے شعور کو عام کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ تحریکوں کیلئے اتنی ہی لازم ہے جتنی انسانی زندگی کیلئے ہوا اور پانی۔ نوع انسانی کس مقام پر کھڑی ہے۔ تاریخی عمل کا شعور' موجودہ عالمی حالات کیا ہیں' نیو ورلڈ آرڈر کا ہدف کیا ہے' ملکی اور بین الاقوامی حالات پر تجزیئے یہ وہ کام ہیں جو ہم نے کئے ہیں۔ اس درمیان ہم بحمد اللہ نہ کسی خارجی و داخلی دباؤ میں آئے اور نہ کسی وقتی تحریص کے دام میں گرفتار ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تنظیم میں جو بھی کوتاہیاں ہیں میں خود کو اس کا ذمہ دار سمجھتا ہوں' اس لئے کہ تنظیم میں شمولیت میرے ہی ہاتھوں پر بیعت کے ذریعہ ہوتی ہے۔ انہوں نے رفقاء کو تاکید کی کہ وہ فکر کی پختگی کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں۔ علامہ اقبال نے کہا تھا کہ ؎

سرآمد روزگارے ایں فقیرے
دگر دانائے راز آید کہ ناید

لیکن الحمد للہ کہ مجھے یہ اطمینان ہے کہ ان شاء اللہ معتدبہ تعداد میں دانائے راز چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ رفقاء تساہل کو دور کریں۔ موت کا کثرت سے ذکر کریں اور تلاوت کلام پاک کو معمول بنائیں' نظم کی پابندی کے خوگر بنیں۔ میرے لئے' دوسرے رفقاء کے لئے اور خصوصاً امراء کے لئے دعا کرتے رہیں۔

۸ نومبر کی صبح محترم ڈاکٹر عارف رشید نے جو کہ امیر محترم کے خلف رشید ہیں' سورۃ الاعلیٰ کی آیات کا درس بعد نماز فجر دیا۔

صبح ۹ بجے کے سیشن میں ناظم اعلیٰ محترم عبدالرزاق صاحب نے آئندہ سال کے ہدف کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس سال کا ہدف یہ ہے کہ ہر مبتدی رفیق اپنے لئے ۵ افراد کا تعین کرے اور ملتزم رفیق دس افراد کا' اور انہیں دین کی دعوت دے اور تنظیم میں شامل کرنے کی کوشش کرے۔ ہر رفیق متعین افراد کی فہرست ایک ہفتہ کے اندر تیار کرے اور اس کی ایک کاپی اپنے نقیب/امیر کو فراہم کرے۔ نقباء/امراء اپنے رفقاء سے یہ فہرستیں حاصل کریں اور اس کام میں اپنے رفقاء کو مدد فراہم کریں۔ معمول کے پروگرام کے علاوہ ہر تین ماہ بعد ایک خصوصی یک روزہ پروگرام شب بسری کا منعقد کیا جائے۔ جس میں ان معین افراد کو ہمراہ لانے کی کوشش کی جائے۔ اس پروگرام میں امیر محترم کے خطابات کے آڈیو/ویڈیو کیسٹس کو استعمال میں لایا جائے۔ امیر/ناظم حلقہ اس پروگرام کی مانیٹرنگ کرے۔ بعد ازاں' نائب امیر تنظیم اسلامی جناب محترم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے اجتماعیت کی اہمیت پر گفتگو فرمائی۔ انہوں نے فرمایا کہ دین بجائے خود اجتماعیت کا نام ہے۔ اجتماعیت مخلوق کی سرشت میں شامل ہے۔ انسانوں کے لئے یہ تو بدرجہ اتم ضروری ہے حد یہ ہے کہ حیوانوں میں بھی اس کا شعور ہے' شہد کی مکھی اور ہاتھی کی اس ضمن میں مثال دی جا سکتی ہے۔

آخر میں امیر محترم نے اپنے خطاب عام کے دوران فرمایا کہ آیات قرآنی اور احادیث کا بغور مطالعہ کیا جائے تو اس نتیجے پر پہنچا جا سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا مقصد بعثت دین کا عالمی غلبہ ہے۔ آپؐ نے اپنی حیات مبارکہ میں جزیرہ نما عرب کی حد تک دین کو غالب کر دیا۔ قیامت سے پہلے اسلام کا عالمی غلبہ ہونا باقی ہے۔ لیکن یہ عالمی غلبہ نہ محض

اجتماع کے موقع پر مکتبہ کا سٹال۔ جس سے استفادہ صرف وقفے کے دوران کیا جا سکتا تھا

دعاؤں یا خواہشات سے ہو گا اور نہ محض تبلیغ سے۔ انفاق مال و جان اور جہاد ہی سے ہو گا' بشرطیکہ یہ سب کچھ نبوی طریق پر کاربند رہتے ہوئے کیا جائے۔ احادیث نبوی سے ہمیں خبر ملتی ہے کہ دین کے عالمی غلبہ سے قبل دنیا کے کسی نہ کسی خطہ پر نظام خلافت قائم ہو گا۔ حضرت مہدی کی مدد کے لئے فوجیں مشرق سے جائیں گی۔ خراسان سے سیاہ علم بلند ہوں گے جو ایلیا (بیت المقدس) پر جا کر نصب ہو جائیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے کے خراسان میں پورا افغانستان' ایران کا صوبہ خراسان اور پاکستان کی مالاکنڈ کا علاقہ شامل تھا۔ افغانستان اور ایران میں مقامی باشندوں کی اکثریتی فقہ پر مبنی حکومتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اسلامی انقلاب پاکستان میں برپا ہونا باقی ہے' اس کو اس حقیقت کے پیش نظر سمجھا جا سکتا ہے کہ گزشتہ چار سو سال سے یہی علاقہ مجددین امت کی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔ بدقسمتی سے ہم پر اللہ تعالیٰ کا شدید ترین عذاب نسلی لسانی اور مذہبی تفریق کی صورت میں مسلط ہے کیونکہ ہم قیام پاکستان کے مقصد کو فراموش کر کے اللہ سے بدعہدی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ کراچی میں اس معاملے میں زیادہ شدت نظر آتی ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان سے ہجرت کرنے والے لوگوں پر زیادہ ذمہ داری تھی کہ ان تجدیدی مساعی کے اثرات کو موثر بناتے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کا علاج یہ ہے خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کی جائے اور آئندہ کے لئے عہد کیا جائے کہ اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے دین کے غلبہ کی جدوجہد کے لئے وقف کر دیں گے اور اس مقصد کے لئے کسی نہ کسی جماعت سے منسلک ہو جائیں گے۔

اس طرح ۸ نومبر کو قبل نماز ظہر اس اجتماع کا اختتام ہوا۔ قابل مبارکباد ہیں' وہ رفقاء جو دور دراز سے سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہوئے اس اجتماع میں شریک ہوئے اور سفر کی تھکن کی پروا نہ کرتے ہوئے کراچی کے رفقاء کے ساتھ مل کر انہوں نے اجتماع کے انتظامات سنبھالے۔ کراچی کے رفقاء نے اپنی بھرپور محنت سے قرآن اکیڈمی میں ہونے والے اس پروگرام کو کامیاب بنایا اس کے باوجود کہ ان کی شدید خواہش تھی کہ یہ پروگرام گلشن اقبال کے کھلے مقام پر ہو اور انتظامیہ کی جانب سے اجازت نہ ملنے پر انہیں دلی صدمہ بھی پہنچا تھا۔ آخر میں اکبر الہ آبادی کے اس شعر پر رپورٹ کا اختتام کرتا ہوں ؎

رضائے رب پہ راضی رہ' یہ حرفِ آرزو کیسا
خدا خالق' خدا مالک' خدا کا حکم' تو کیا

رمضان المبارک کا عظیم تحفہ

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

تالیف : ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ

مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں متفقہ طور پر منظور شدہ

قراردادیں

۱۱ نومبر = امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی زیر صدارت تنظیم اسلامی کی مرکزی مجلس مشاورت کے دو روزہ اجلاس منعقدہ قرآن اکیڈمی لاہور میں ملکی اور بین الاقوامی حالات کے حوالے سے درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

تنظیم اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ اتفاق رائے سے یہ قرارداد منظور کرتی ہے کہ

۱) قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء قرار دینے کے لئے قومی اسمبلی سے شریعت بل کی منظوری سے ملک کو دستوری و آئینی سطح پر اسلامی ریاست بنانے کی جانب اہم پیش رفت کا آغاز ہو جائے گا۔ تاہم وزیراعظم میاں محمد نواز شریف سے شریعت بل کو سینٹ سے منظور کرانے کے لئے اس میں مزید ترمیم کریں اور وہ الفاظ اس پیکج سے نکال دیں کہ جن کے حوالے سے اس بات کا خدشہ اور امکان پیدا ہوتا ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے نیکی کے حکم اور برائی کی روک تھام کے ضمن میں کئے گئے اقدامات کو عدلیہ سے بھی بالاتر حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ تاکہ سینٹ کے وہ ارکان جو محض اس خدشے کے باعث شریعت بل کی مخالفت کر رہے ہیں' ان کی حمایت بھی حاصل کی جا سکے!

۲) مرکزی مجلس شوریٰ سینٹ کے ارکان سے بھی پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ جماعتی سیاست اور گروہی مفادات سے بالاتر ہو کر قرآن و سنت کی بالادستی کے حامل پندرہویں ترمیمی بل کو منظور کر کے ملک کو اسلامی ریاست بنانے کے عمل میں اپنا کردار ادا کریں' تاکہ پھر اس حوالے سے حکومت پر اتمام حجت کیا جا سکے۔

۳) تنظیم اسلامی کی مرکزی شوریٰ حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ایٹمی پروگرام پر ہر قسم کے عالمی دباؤ اور امداد کے لالچ کو نظرانداز کر کے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے سے دوٹوک انداز میں انکار کر دے۔ اس لئے کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام عطیہ خداوندی ہے' چنانچہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنا دفاعی قوت کی بھرپور تیاری کے حکم خداوندی کی صریح خلاف ورزی ہو گی۔

۴) تنظیم اسلامی کی مرکزی شوریٰ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ سودی معیشت کے خاتمے کے لئے ٹھوس اقدامات کریں اور اس کے اولین قدم کے طور پر وزیراعظم سود کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف شریعت ایپلٹ بینچ میں دائر کردہ اپیل فی الفور واپس لیں۔ مزید برآں غیر سودی معیشت کے قیام کے لئے وفاقی وزیر برائے مذہبی امور راجہ ظفر الحق کی سربراہی میں قائم کردہ کمیشن کی سفارشات کو منظر عام پر لا کر فی الفور نافذ کریں تاکہ ملک میں رائج استحصالی نظام کے خاتمہ کا آغاز ہو سکے۔

دنیا کی کوئی دولت اللہ کے ساتھ محبت کے رشتہ سے بڑھ کر نہیں!

اللہ سے عشق نے میری زندگی بدل دی

ایک امریکی خاتون کے قبولِ اسلام کا واقعہ

ترجمہ : سید عرفان علی

میرا نام جیولی ہے اور میں واشنگٹن سٹیٹ میں کتابوں کی درآمد اور برآمد کے ایک کاروباری ادارے میں ملازم ہوں۔ گزشتہ سال میں نے سعودی عرب کو بچوں کی کتابیں برآمد کرنے کا فیصلہ کیا۔ واشنگٹن ڈی سی میں سعودی عرب کے سفارت خانے میں کمرشل آفس سے رابطہ کرنے پر مجھے پتہ چلا کہ عربی زبان سیکھے بغیر میں یہ کاروبار نہیں کر سکوں گی۔ مجھے بتایا گیا کہ مجھے جن کاغذات اور دستاویزات پر دستخط کرنے ہوں گے وہ سب عربی زبان میں ہوں گے اور عربی زبان سے ناواقف ہونے کی صورت میں مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ کس چیز پر دستخط کر رہی ہوں۔ چنانچہ میں نے زبانیں سکھانے والے ایک مقامی اسکول میں داخلہ لے لیا میری معلمہ کا نام سعاد تھا اور وہ بے حد بااخلاق اور ہنس مکھ خاتون تھی۔ وہ بے حد مذہبی طبیعت کی حامل تھی اور اس نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ عربی سیکھنے کے دوران میں نے جتنی کتابیں پڑھیں یا جو ٹیپ اور وڈیو استعمال کئے گئے وہ سب اسلام کے بارے میں تھے اور اس طرح زبان سیکھنے کے علاوہ اسلام کے بارے میں میری معلومات میں تیزی سے اضافہ ہوا۔

اس طرح میں نے اسلام کا بنیادی علم حاصل کر لیا۔ میں اگرچہ مذہباً عیسائی تھی لیکن چرچ کبھی نہیں جایا کرتی تھی۔

ان دنوں میں اقتصادی اعتبار سے تنگی اور بدحالی کا شکار تھی اور اپنی زندگی کے بدترین دور سے گزر رہی تھی۔ میرے خاندان کے لوگ مجھ سے ہزاروں میل دور امریکہ کے مغربی ساحل پر تھے اور میں مشرقی ساحل پر تھی۔ معاشی بدحالی کی وجہ سے میں اکثر تنہائی میں رویا کرتی تھی اور کوئی میرا دکھ بٹانے والا نہیں تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب میں نے خود کو انتہائی تنہا اور بے یارومددگار محسوس کیا میرا کوئی دوست نہیں تھا جس سے میں اپنا دکھ بیان کر سکتی۔ میرے حالات کا اثر میری ملازمت اور عربی کی کلاسوں پر بھی پڑ رہا تھا۔ سعاد نے ایک دن میری حالت کا نوٹس لے لیا وہ ہمیشہ میرے مسئلے بڑے تحمل اور سکون سے سننے کو تیار رہتی تھی اور مجھے بڑے درست مشورے دیتی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ میں اگر خود کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور مرضی کے حوالے کردوں تو میری ساری تکلیف اور دکھ دور ہو جائیں گے اس رات میں نے اللہ تعالیٰ سے نہایت دکھے دل کے ساتھ دعا کی اور میری فریاد اللہ تعالیٰ نے سن لی دوسرے دن صبح جب میں نیند سے بیدار ہوئی تو مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے میرے سارے دکھ اور تکلیفیں ختم ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق میرا سہارا بن گیا تھا۔ مجھے یوں لگنے لگا کہ جیسے میں کسی ان دیکھی ڈور سے اپنے خالق اور مالک کے ساتھ بندھی ہوئی ہوں اور مجھے اب کوئی نقصان نہیں پہنچ سکے گا۔ جب بھی مجھے اپنی کوئی تکلیف یاد آتی میں بلند آواز میں خود سے کہتی اللہ تعالیٰ تو میرا رب ہے! تو ہی میرا دم ساز اور دکھوں کو دور کرنے والا ہے! تیرے سوا میرا کوئی سہارا نہیں میں خود کو تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ میرے مسئلوں کو سوائے تیرے کوئی حل نہیں کر سکتا۔ یہ دعا مجھے سعاد نے سکھائی تھی۔

خالق کائنات سے گہرے تعلق کا احساس روز بروز مضبوط ہوتا چلا گیا اور میں اس کے ساتھ عشق اور بندگی کے رشتوں میں اس طرح بندھتی چلی گئی کہ صرف ایک ہفتے میں میری زندگی بدل گئی۔ یہ پورا ہفتہ میں نے اسلامی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہوئے گزارا اور ایک اتوار کو میں نے مسلمان خواتین کے گروپ کے ایک اجلاس میں کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ ۲۰ جنوری ۱۹۹۵ء کو جمعہ کے روز میں مسجد الہجرہ گئی جہاں میں نے لوگوں کے سامنے مشرف بہ اسلام ہونے کا اعلان کیا۔ کچھ دنوں کے بعد ہی رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوا۔ میں نے رمضان کا آخری عشرہ مکہ معظمہ میں عمرہ کرتے ہوئے گزارا۔ یہ میری زندگی کے بہترین لمحات تھے جن کا میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا اس کے بعد میں نے کبھی مڑ کر اپنی پرانی زندگی کی طرف نہیں دیکھا۔

میری زندگی کا یہ ناقابل فراموش تجربہ کہتا ہے کہ اگر انسان اللہ رب العزت کے بتائے ہوئے راستے کو اختیار کر لے اور صرف اس کی خوشنودی کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لے تو ساری مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور عشق کا رشتہ استوار ہو جائے تو دنیا کی کوئی دولت اس سے بڑھ کر نہیں۔ بڑی سے بڑی پریشانی اور تکلیف کی کوئی اہمیت نہیں۔ اللہ کے قرب اور بندگی سے صبر اور شکر کی وہ دولت ملتی ہے جس کے سامنے دنیا کے سارے خزانے ہیچ ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر یقین دنیا میں بھی ہر مرحلے پر کامیابی کا ضامن ہے اور آخرت میں بھی۔

بقیہ : تجزیہ

اختیارات معطل کر دیئے جو راقم کی رائے میں غیر آئینی، غیر قانونی اور غیر اخلاقی قدم تھا۔ اس لئے کہ اسمبلی کو توڑا ضرور جا سکتا ہے لیکن جب وہ موجود ہے تو اس کے اجلاس بلانے کے اختیارات ختم نہیں کئے جا سکتے۔ آئین کے مطابق تو اگر اسمبلی توڑ بھی دی جائے تو سپیکر کے اختیارات پھر بھی ختم نہیں ہوتے اور اسمبلی سیکرٹریٹ پر سپیکر ہی کی اتھارٹی قائم رہتی ہے تاآنکہ نئے انتخابات نہ ہو جائیں اور نیا سپیکر چن لیا جائے۔

۱۴/ نومبر کو ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی کو اسمبلی میں اجلاس منعقد کر لینے کی اجازت دے کر حکومت نے انتہائی دوراندیشی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ممبران اسمبلی چونکہ ایسی توقع نہیں رکھتے تھے لہٰذا ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی دونوں کے ممبران کی بڑی تعداد وہاں نہ پہنچی اور کچھ دیر بعد اجلاس ۱۶/ نومبر تک ملتوی کر دیا گیا۔ اب آگے صورت حال بڑی پیچیدہ ہوتی نظر آ رہی ہے۔ ۱۶/ نومبر کو اگر اسمبلی اجلاس پھر منعقد ہو گیا اور اکثریتی رائے سے گورنر راج کو مسترد کر دیا گیا یا مرکزی حکومت کے خلاف قرارداد مذمت منظور ہو گئی تو کیا صورت حال بنے گی؟ اسمبلی کی قرارداد کو اگر مرکز نے قوت کے زور پر رد کر دیا تو یہ سوال پیدا کیا جائے گا کہ سندھ کے حاکم کون ہیں؟ سندھی عوام کی نمائندہ اسمبلی یا مرکز کے پنجابی حکمران؟ اگر پیرول پر رہا شدہ ایم کیو ایم کے اسمبلی ممبران اس لئے گرفتار کر لئے گئے تاکہ اسمبلی میں اکثریتی رائے سے قرارداد منظور نہ ہو سکے تو مسلم لیگ ایم کیو ایم سے تجدید تعلقات کا معاملہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور جب کبھی بھی سندھ میں انتخابات ہوں گے مسلم لیگ کے لئے سندھ اسمبلی میں داخلہ خاصا دشوار بلکہ تقریباً ناممکن ہو جائے گا۔

آخر میں کراچی میں حالات پر قابو پا لینے کے دعوؤں کے بارے میں اتنا عرض کر دینا کافی ہوگا کہ حکومت ابھی تک حکیم سعید کے قاتلوں تک نہیں پہنچ سکی جو حکومت کے بقول ایم کیو ایم کی پناہ میں ہیں۔

افکار معاصر

نشاۃ ثانیہ کا زیور

از قلم : محمود فریدی (بشکریہ "نوائے وقت")

غالباً ۷۱ء کے دوران ٹاؤن ہال لاہور میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی تقریر سنی تھی اس وقت موصوف انجمن خدام القرآن کے مدار المہام تھے۔ اب دوبارہ چند روز قبل ایک دوست کے ہاں ان کا خطاب سننے کا موقع ملا۔ نیلسن منڈیلا نے زندگی کے ۲۷ سال جیل میں گزار کر شخصی آزادیوں کے چیمپئن اور عالمی طور پر محترم شخصیت کا اعزاز حاصل کیا جبکہ ڈاکٹر صاحب نے ایم بی بی ایس کرنے کے بعد ضمیر کی تاحیات قید اختیار کی اور گزشتہ ۲۷ سال تک لگاتار کردار و عمل کی بھٹی میں پگھل کر کندن یعنی نشاۃ ثانیہ کا خوبصورت جھومر بن گئے۔ دلائل سے لبریز گفتگو' خوبصورت انداز اظہار' منتخب الفاظ کی فنکارانہ نشست و برخاست گویا ہر بات اور ہر ہر فقرے میں سے صدیاں اور راودار جھانک رہے ہوں! انہوں نے اپنے سیر حاصل بیان میں پرامن اسلامی انقلاب اور ترویج خلافت کی ممکنہ راہ سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ انسان بنیادی طور پر تین دنیاوی حوائج بدنی و حیوانی یعنی بھوک' جنسی لذت اور رہائش و لباس تک کیلئے تگ و دو کرتا ہے۔ تین معاشرتی حاجتیں' ملک' ملت اور دین اس کے علاوہ ہیں۔ پاکستانی عوام اس لحاظ سے خوش قسمت واقع ہوئے ہیں کہ ان کی تھری ان ون یا پھر ون ان تھری اگر ہم پاکستان ملت اسلامیہ یا اسلام کسی ایک محاذ پر بھی سرگرم عمل بھی ہو جائیں تو گویا ہم نے بیک وقت تینوں محاذوں کے تقاضے پورے کر دیئے۔ انہوں نے مروجہ نظام ہائے حکمرانی' حالات وطن اور مسلمانوں کے عالمی زوال پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور خلافت کے ادارے کی ترویج و احیاء کا پیغام دیا۔ ان کے خیال اور اندازے کے مطابق اگر دو لاکھ صالح افراد بیعت انقلاب کے ذریعہ تحریک اسلامی سے منسلک ہو جائیں تو ملک میں اسلامی انقلاب کے ذریعے جدید اسلامی ریاست کا عملی و مثالی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر کے دکھی انسانیت کو فلاح کی حقیقی راہ سمجھائی جا سکتی ہے اور کرۂ ارض پر غلبہ اسلام کی قرآنی نوید کو روبہ تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے جملہ خیالات کی شفاف سچائی ذہن کو تادیر سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب دو لاکھ مریدین کیلئے پارسائی اور اصلاح ذاتی کی کم از کم ابتدائی قدغن یا کوالیفیکیشن کو نرم کر دیں تو شاید ان کا سفر مختصر اور منزل آسان تر ہو جائے۔ کیونکہ جب وہ سود کو حرام قرار دیتے ہوئے سامعین کی اکثریت کو دشنام برہنہ کے ذریعہ شرمندہ و دگرگوں کر دیتے ہیں تب گناہگاروں کے دلوں میں پیدا ہونے والی بیعت انقلاب کی تڑپ اور شوق کی لہر ماند پڑ جاتی ہے اور اس کی جگہ دھڑام سے گر کر انفرادی خاتمے اور بربادی کا خوف لے سکتا ہے وگرنہ ڈاکٹر صاحب کا اسلامی پلان خلافت ہر لحاظ سے قابل عمل ہے۔

اسلام آباد میں جماعت اسلامی کا عظیم الشان ثقافتی و تربیتی میلہ' ملتان میں عظیم ترسنی کانفرنس' رائے ونڈ میں تبلیغی جماعت کا فقید المثال اجتماع اور ملک بھر کے اہل تشیع کا پرتاثیر عملی اتحاد۔ یہ سب ندیاں اور دھارے اسلامی بھائی چارے کی جھیل میں مدغم ہو کر ایک باقاعدہ سیل محبت و اخوت کی شکل پالیں تو شاید ڈاکٹر صاحب کی مجوزہ کشتی خلافت کو بادبانوں کی ضرورت نہ رہے۔ تمام اسلامی گروہوں' جماعتوں اور وقت کے سرچشموں بالخصوص فوجی قیادت کو ڈاکٹر صاحب کے خیالات ایک بار سن کر پرامن احیائے دین کے امکانات پر ضرور غور فرمانا چاہئے۔ کیونکہ روایتی عصبیتوں سے بالا جدید و قدیم کا حسین امتزاج قابل عمل سادہ نظام خلافت کی تجویز بہرحال تاریخ اسلامی کی روح پرور بازگشت ہے۔

دینی و دُنیوی تعلیم کا سنگم

قرآن کالج لاہور

(بورڈ سے الحاق شدہ)

بی اے (سال اول) میں داخلہ شروع ہے

پرسکون تعلیمی ماحول' محنتی اور قابل اساتذہ' مثالی نظم و ضبط
کمپیوٹر کی لازمی' مفت تعلیم کی سہولت
نوٹ : نتیجہ کے منتظر طلبہ بھی درخواست دے سکتے ہیں'
—— تفصیلات کیلئے پراسپکٹس طلب کریں ——
پرنسپل قرآن کالج' اتاترک بلاک' نیو گارڈن ٹاؤن لاہور
فون : 5860024-5833637

KHALID TRADERS

IMPORTERS – INDENTORS – STOCKISTS & SUPPLIERS OF WIDE VARIETY OF BEARINGS, FROM SUPER – SMALL TO SUPER – LARGE

AUTHORIZED AGENTS NTN BEARINGS

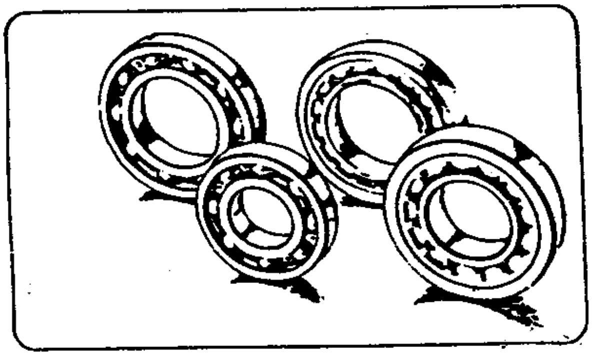

PLEASE CONTACT

TEL : 7732952-7735883-7730593
G.P.O. BOX NO. 1178, OPP KMC WORKSHOP
NISHTER ROAD, KARACHI-74200 (PAKISTAN)
TELEX : 24824 TARIQ PK CABLE : DIMAND BALL FAX : 7734776

FOR AUTOMOTIVE BEARINGS : Sind Bearing Agency 64 A-85, Manzoor Square Noman St. Plaza Quarters Karachi-74400 (Pakistan)
Tel : 7723356-7721172

LAHORE : (Opening Shortly) Amin Arcade 42, Brandreth Road, Lahore-54000 Ph : 54169

GUJRANWALA : 1-Haider Shopping Centre, Circular Road, Gujranwala Tel : 41790-210807

WE MOVE FAST TO KEEP YOU MOVING

ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ

کے تازہ ترین دروس اور خطابات بذریعہ

انٹرنیٹ

پوری دُنیا میں اس پتہ پر سنے جا سکتے ہیں

www.tanzeem.org.pk

المعلن : ناظم شعبہ سمع و بصر مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ پاکستان عوامی تحریک اور پیپلزپارٹی ریلیوں کی وجہ سے مقروض ہوگئی ہیں۔ (طاہرالقادری)
✪ شاہ خرچیوں کے باعث اب ملک کے بعد سیاسی جماعتیں بھی مقروض ہونے لگیں!
☆ بھٹو شریعت نافذ کرنا چاہتے تھے کہ انہیں پھانسی دے دی گئی (سینیٹر رضا ربانی)
✪ نواز شریف کے لئے لمحۂ فکریہ!
☆ سینٹ کو شریعت بل منظور کرنا ہی پڑے گا۔ (نواز شریف)
✪ گویا سیدھی انگلیوں سے گھی اگر نہیں نکلے گا تو ٹیڑھی انگلیوں سے نکالیں گے۔
☆ بھارتی وزیر خارجہ ایڈوانی پاکستان کو دھمکیاں دینے سے باز آجائیں۔ (پاکستان کا انتباہ)
✪ لاتوں کے بھوتوں کو باتیں نہیں "لاتیں" ہی راس آتی ہیں!
☆ شریعت بل "شرارت بل" ہے۔ (اجمل خٹک)
✪ تمہیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے!
☆ خدا گواہ ہے' تھانے جرائم کے اڈے ہیں۔ (شہباز شریف)
✪ پھران جرائم کے اڈوں کو ختم کرنے میں تاخیر کیوں؟
☆ امریکہ اب صدر صدام کا تختہ الٹے گا۔ (ایک خبر)
✪ مدعی لاکھ برا چاہے توکیا ہوتا ہے' وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔
☆ سندھ اسمبلی توڑی بھی جاسکتی ہے۔ (یاسین وٹو)
✪ جی ہاں! یہاں تو خیر سے ملک بھی توڑ دیا گیا ہے' اسمبلی کس بلا کا نام ہے۔
☆ پاکستان ہائیڈروجن بم کی صلاحیت حاصل کرنے والا دنیا کا آٹھواں ملک بن گیا (ایک خبر)
✪ اور اگر اسلامی نظام نافذ ہو جائے تو پاکستان دنیا کا واحد اسلامی' فلاحی اور جمہوری ملک بن جائے گا!
☆ موجودہ حکمران زر سیاست کے امام ہیں۔ (پیپلزپارٹی پنجاب کے میڈیا ایڈوائزر کا بیان)
✪ جبکہ سابقہ حکمران مال بناؤ سیاست کے "امام اعظم" تھے۔
☆ نفاذ شریعت کے لئے ریفرنڈم نہیں' حکمرانوں کا مخلص ہونا ضروری ہے۔ (فرید پراچہ)
✪ دریں چہ شک است!

ایک ضروری تصحیح

گزشتہ شمارے میں "گوشۂ خواتین" کے زیر عنوان تعلیم القرآن للبنات شاہدرہ میں منعقدہ جلسہ خواتین کی جو زوداد شائع ہوئی تھی اس میں حلقہ خواتین تنظیم کی ناظمہ علیا کی تقریر کی رپورٹنگ درست طور پر نہیں ہو سکی تھی۔

ناظمہ علیا کی تقریر میں جہاں نماز کی ادائیگی کا طریقہ کسی ولی اللہ کے حوالے سے بیان ہوا ہے وہاں درج ذیل عبارت کی روشنی میں تصحیح کر لی جائے۔ اصل بات یوں تھی:

"امام احمد بن حنبلؒ کے زمانے میں حاتم اصف ایک بہت بڑے ولی اللہ گزرے ہیں۔ ان سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نماز پڑھنے کا طریقہ بتائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ وضو کر کے پاک صاف جگہ پر نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہوں۔ اور نیت باندھنے سے پہلے یہ سوچتا ہوں کہ خانہ کعبہ میرے سامنے' جنت میری دائیں طرف' جہنم میری بائیں طرف' موت کا فرشتہ میرے پیچھے اور پل صراط میرے قدموں تلے ہے۔ یہ سب کچھ سوچ کر میں نیت باندھتا ہوں اور نہایت عاجزی و انکساری سے نماز پڑھتا ہوں۔ نماز پڑھنے کے بعد اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ مجھ گناہگار کی نماز قبول فرما تو بیڑا پار ہے"۔

تعارف کتب

نام کتاب	:	روزہ اور رمضان
انتخاب	:	خرم مراد
ناشر	:	منشورات' منصورہ
	:	ملتان روڈ' لاہور 54570 (فون: 5425356)
قیمت	:	-/15 روپے فی نسخہ (فی سو -/1000 روپے)

رمضان المبارک کی مناسبت سے امام غزالیؒ' شاہ ولی اللہؒ' مولانا اشرف علی تھانویؒ' سید سلیمان ندویؒ' سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ' سید قطب شہیدؒ' عروج احمد قادری' محمود فاروقی اور حکیم محمد سعیدؒ کی تحریروں سے منتخب حصوں پر مشتمل یہ کتابچہ قارئین کے لئے تحفہ اور افادہ کا باعث ہوگا۔

ضرورت رشتہ

دوشیزہ عمر 29 سال تعلیم ایم۔ اے انگلش' بی ایس سی' بی ایڈ۔ گریڈ 17 میں نشتر کالج (سوشل سیکورٹی کے تحت) میں لیکچرر' باپردہ کے لئے ہم عمر تعلیم یافتہ برسرروزگار دینی مزاج کے حامل نوجوان کا رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔

رابطہ: قرۃ العین (معتمد) تنظیم اسلامی چھاؤنی جامع مسجد خدام القرآن اکیڈمی روڈ والٹن لاہور

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عمر 26 سال' تعلیم میٹرک' پابند صوم و صلوۃ دوشیزہ کے لئے نیک شریف خاندان سے رشتہ چاہئے۔ راجپوت فیملی کو ترجیح دی جائے گی۔

معرفت: ڈاکٹر عبدالخالق

67۔ اے' علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کا دورۂ حلقہ سرحد

امیر تنظیم اسلامی نے ۲۶ اور ۲۷ اکتوبر کو حلقہ سرحد کا دعوتی و دیگر مصروفیات پر مبنی دورہ کیا۔ امیر محترم کا پشاور میں آنا تقریباً ایک سال بعد ہوا۔ اس دورہ میں امیر محترم کے دو خطابات تو پاک فوج کے شعبہ توپ خانہ کے سکول واقع نوشہرہ میں ہوئے جبکہ ایک خطاب انجمن خدام القرآن سرحد کے زیر اہتمام نشتر ہال پشاور میں ہوا۔ اس کے علاوہ امیر محترم کی حالیہ جستجو soft revolution کے سلسلہ میں تھی۔ اس ضمن میں امیر محترم نے اجمل خٹک سینئر وصدر عوامی نیشنل پارٹی اور غلام احمد بلور ممبر قومی اسمبلی سے ملاقاتیں کیں۔ نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق بھی امیر محترم کے ہمراہ تشریف لائے۔ امیر حلقہ سرحد' صدر انجمن خدام القرآن و ناظم ذیلی حلقہ پشاور و مردان اور برخوردار مولانا سمیع الحق' مولانا انوار الحق بمعہ دیگر ذمہ داران نے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق امیر محترم کا استقبال دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں کیا۔ انوار الحق صاحب استقبال کے بعد وفد کو اپنی رہائش گاہ پر لے گئے جہاں انہوں نے پر تکلف چائے سے مہمانوں کی تواضع کی۔ پروگرام کے پہلے مرحلہ میں محترم اجمل خٹک سے ملاقات طے تھی جو کہ محترم حضران بادشاہ صاحب کی رہائش گاہ پر ہوئی۔ یہ ملاقات خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ البتہ اجمل خٹک صاحب نے اپنی پارٹی کے متفقہ فیصلہ سے امیر محترم کو آگاہ کیا کہ ہمیں میاں محمد نواز شریف پر کوئی اعتبار نہیں یہ ہمارے نو سالہ اتحاد کا تجربہ ہے۔ امیر محترم نے مختلف پہلوؤں سے شریعت بل کی اہمیت اور ارتقائی سفر سے اجمل خٹک صاحب کو قائل کرنے کی کوشش کی مگر یہ ملاقات اس حوالہ سے فائدہ مند نہیں رہی۔ البتہ مستقبل میں ملاقات اور رابطہ کو جاری رکھنے کے عہد وپیمان پر یہ ملاقات ختم ہوئی۔ میاں حضران بادشاہ صاحب نے نہایت خلوص کے ساتھ ظہرانہ سے سب مہمانوں کی ضیافت کی۔ اس کے بعد اگلے پروگرام جو کہ "سکول آف آرٹلری" کی جامع مسجد میں بعد از مغرب ہونا تھا کیلئے اکوڑہ خٹک سے نوشہرہ روانہ ہو گئے۔

مغرب سے پہلے ہی مسجد میں کافی تعداد میں سامعین موجود تھے۔ نماز مغرب کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب نے "ایمان اور اس کے تقاضے" کے عنوان پر خطاب کیا۔ امیر محترم نے گفتگو عام فہم انداز میں کی کیونکہ سامعین کی اکثریت فوجی جوانوں کی تھی۔ امیر محترم نے ایمان کی تشریح کرنے سے پہلے ایمان باللہ کو مکمل شرح وبسط سے بیان کیا۔ اس کے بعد ایمان بالآخرۃ کو بیان کیا۔ ایمان بالآخرۃ کی تشریح کرتے ہوئے دنیاوی زندگی اور ابدی زندگی کی اہمیت کو واضح کیا اور آخر میں ایمان بالرسالت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انسانوں کی ہدایت کیلئے یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہے کہ اس نے ہدایت کا سلسلہ جاری کیا اور اس کا خاتمہ اور تکمیل حضور اکرم محمد ﷺ پر ہوا۔ اس کے بعد ایمان کے تقاضے بیان کئے کہ ایمان کا لازمی نتیجہ تقویٰ اور اطاعت ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے تقویٰ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان کی نشانی ہے کہ اگر ہم ایک ٹریفک کانسٹیبل کو دیکھ کر سرخ بتی پر رک جاتے ہیں تو ہم کو اپنی زندگی میں یہی طرز عمل اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کے یقین کے بعد ہی حاصل ہو گا ورنہ ہمارا طرز عمل اس کے برعکس ہو گا۔ اس کے بعد امیر محترم نے ایمان اور تقویٰ کے منطقی نتیجہ کے طور پر اگلے تقاضے جہاد کو بیان کیا۔ جہاد کے بارے میں مغالطوں کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ اور جنگ میں فرق ہے۔ جہاد کا انسانی زندگی سے گہرا تعلق ہے اور یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ جہاد کی وضاحت کرتے ہوئے امیر محترم نے فرمایا کہ جہاد کا مادہ جہد سے ہے جس کے معنی کوشش ہے۔ یہ کوشش اپنے نفس سے شروع ہو کر آخری درجہ میں قتال فی سبیل اللہ ہو جاتا ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ کا تعلق اس امر سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو اس کی زمین پر نافذ کیا جائے۔ البتہ آزادی کیلئے جدوجہد جہاد حریت ہو گی نہ کہ جہاد فی سبیل اللہ۔ مزید برآں امیر محترم نے اس مغالطہ کو بھی رفع کیا کہ ہر مسلمان کا جنگ کرنا جہاد فی سبیل اللہ ہوتا ہے جیسے کہ ہمارے سلاطین کا طرز عمل رہا ہے۔

دوسرا خطاب "سکول آف آرٹلری" میں زیر تربیت فوجی افسروں کیلئے تھا جو مورخہ ۲۷/۱ اکتوبر کو ۹ بجے شروع ہوا۔ اس خطاب میں کمانڈنٹ سکول آف آرٹلری میجر جنرل جاوید احمد کے علاوہ کئی دیگر سینئر افسران نے بھی شرکت کی جبکہ زیر تربیت افسران کی تعداد تقریباً ۲۵۰ سے زائد تھی۔ امیر محترم نے فوج کے "motto" ایمان' تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ پر تقریباً دو گھنٹے خطاب کیا۔ امیر محترم نے خطاب کے بعد سوالوں کے جواب دیئے۔ امیر محترم نے افسروں کی مناسبت سے نہایت مدلل اور ان کی ذہنی سطح کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک جامع اور پر تاثیر میں خطاب کیا۔ ایمان کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان کا موضوع فلسفہ کا موضوع ہے۔ ایسے چند سوال ہیں جو کہ انسان کو بے چین کرتے ہیں۔ مثلاً انسان اپنے متعلق کائنات کے متعلق' زندگی کے متعلق' زندگی بعد از موت کے اور اسی طرح دیگر سوالوں کا جواب جاننا چاہتا ہے۔ اس کے جواب دینے کیلئے فلسفی حضرات نے اپنے اپنے انداز میں غیر حتمی بات کی۔ مگر ان سوالوں کا جواب دینے کیلئے فلسفی حضرات نے اپنے اپنے انداز میں غیر حتمی بات کی۔ ان سوالوں کا جواب اللہ تعالیٰ کے منتخب پیغمبروں نے مکمل یقین سے یہ بات بیان کی کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے یہ علم عطا کیا ہے۔ انہوں نے یہ بات آغاز سے کی ہے کہ زندگی ایک وقفہ امتحان ہے۔ کائنات کا خالق اللہ ہے کائنات فانی ہے۔ اس کے بعد ایمان اور انسانی زندگی کے تعلق کو بیان کرتے ہوئے موضوع کے دوسرے اہم عنوان پر گفتگو کی۔ امیر محترم نے تقویٰ کو بیان کیا اور پھر آخر میں جہاد فی سبیل اللہ کی وضاحت کی۔ جہاد کے ضمن میں مغالطوں پر مفصل گفتگو کی۔ جہاد اور جہاد فی سبیل اللہ کو واضح کیا۔ اس خطاب کے اختتام پر نوشہرہ میں امیر محترم کی مصروفیات ختم ہوئیں اور امیر محترم پشاور کیلئے عازم سفر ہوئے۔

نشتر ہال پشاور میں "رسالت محمدیؐ کا مقصد اور پاکستان" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے امیر محترم نے فرمایا کہ جب تک پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ نہ ہو جائے مقصد نبوت کی تکمیل نہیں ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ ساری دنیا کیلئے خاتم النبیین بنا کر بھیجے گئے اور آپ کی نبوت کا مقصد غلبہ دین حق تھا جو عالم عرب کی حد تک آپ نے اپنی زندگی میں پورا فرما دیا اور دنیا نے خلافت کی برکات کا ۳۰ برس تک مشاہدہ کیا باقی ساری دنیا مختلف نظام ہائے زندگی آزمانے کے بعد پھر اسلام کی طرف دیکھ رہی ہے۔ دنیا پیاسی ہے اور مسلمان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہو تاکہ بعثت نبویؐ کا مقصد مکمل ہو سکے۔ انہوں نے تحریک پاکستان کے حوالے سے کہا کہ یہ ملک واقعی مملکت خداداد ہے اور پاکستان کا قیام ایک معجزہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے نام پر بننے والے دنیا کے اس واحد ملک میں اسلام کیلئے کی جانی والے کوششوں کی رفتار چیونٹی کی مانند ہے جسکے اہم سنگ ہائے میل قرارداد مقاصد ۱۹۴۹ء' ۷۳ء کا آئین' دفعہ ۲۲۷ جسے ضیاء دور میں دفعہ ۲(ب) کی حیثیت حاصل ہوئی اور موجودہ شریعت بل ہیں جس کا اصل مرحلہ یعنی سینٹ سے منظوری ابھی باقی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے کہا کہ تمام انبیاء کی تعلیمات میں دین ہمیشہ ایک ہی رہا ہے صرف شریعت اور اس کے نفاذ کا طریقہ کار مختلف رہا ہے۔ ہمارے لئے نمونہ نبی اکرمؐ کا منہج ہے۔ انہوں نے منہج انقلاب نبویؐ کو درج ذیل چھ مراحل میں تقسیم کیا:

۱) نظریہ انقلاب یعنی اسلام کا نظریہ توحید یا حصول ایمان بذریعہ قرآن۔

۲) نظریہ توحید کی دعوت پر اکٹھا ہونے والا گروہ یا جماعت جو بیعت کی بنیاد پر استوار ہو۔

۳) تربیت وتزکیہ بذریعہ قرآن

۴) جب تک تعداد محدود ہو تو صبر کیا جائے یہاں تک کہ اپنی مدافعت میں بھی ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ جس کی روشن مثال ۱۳ سالہ مکی دور ہے۔

۵) جب وہ فدائین جو اپنی ذات اور گھر میں اسلام نافذ کر چکے ہوں ان کی معتد بہ تعداد میسر آجائے تو باطل نظام کو چیلنج کیا جائے اور

۶) اس کے نتیجے میں جنگ یا قتال فی سبیل اللہ ہو گا۔

اگر اللہ کا دین غالب آجائے تو یہی درکار تھا اور اگر شہادت نصیب ہو تو اس سے بہتر کوئی موت نہیں۔ مزید برآں ڈاکٹر اسرار احمد نے افغانستان کی موجودہ صورتحال پر اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ اس سے پہلے جو جو خانہ جنگی تھی۔ وہ درحقیقت اس بیعت کو توڑنے کی سزا تھی جو تمام افغان رہنماؤں نے مولانا سیاف کے ہاتھ پر حرم کعبہ میں کی اور پاکستان واپس آکر توڑ دی۔ انہوں نے پاک افغان کنفیڈریشن کی تجویز پیش کی اور کہا کہ موجودہ ڈیورنڈ لائن برائے نام حد بندی ہے اور بغیر ویزہ و پاسپورٹ آمد و رفت جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ احادیث نبویہ کی روشنی میں خراسان کے علاقے میں مالاکنڈ ڈویژن افغانستان اور ایرانی خراسان شامل ہے۔ دین تو غالب ہو کر رہے گا اب سوچنا یہ ہے کہ ہماری صلاحیتیں دین کی سربلندی کیلئے استعمال ہو رہی ہیں یا صرف دنیا کمانے کیلئے اور اگر معاملہ دوسرا ہے تو یہ بلاشبہ گھاٹے کا سودا ہے۔

مولانا راحت گل صاحب بھی خطاب سننے آئے تھے جن کو امیر حلقہ نے سٹیج پر تشریف لانے کی دعوت دی۔ خطاب میں خصوصی طور پر غلام احمد بلور ممبر قومی اسمبلی جن کا تعلق عوامی نیشنل پارٹی سے ہے' نے شروع سے آخر تک شرکت کی اور پھر امیر محترم سے ملاقات کیلئے اشفاق احمد میر صاحب کے گھر تشریف لائے۔ جہاں امیر محترم سے ان کی ملاقات طے تھی۔ یہ ملاقات بھی خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ غلام احمد بلور صاحب نے امیر محترم کے خطاب کو سراہا۔ غلام احمد بلور صاحب سے ملاقات بھی تقریباً اسی طرز کی تھی جس طرح اجمل خٹک سے ہوئی۔ انہوں نے بھی اپنی پارٹی لائن کا اعادہ کیا۔ یہ ملاقات امیر محترم کے دورۂ سرحد کا آخری پروگرام تھا۔

(رپورٹ: امیر حلقہ سرحد' میجر (ر) فتح محمد)

کمیونٹی سنٹر آب پارہ مارکیٹ اسلام آباد میں امیر تنظیم اسلامی کا درس قرآن

امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ ۲۱/اکتوبر کو اسلام آباد تشریف لائے۔ کمیونٹی سنٹر ایک عرصہ تک تنظیم اسلامی کے لئے "شجر ممنوعہ" رہا ہے۔ اب قدرے نرمی محسوس ہوئی تو راقم نے موقع غنیمت جانتے ہوئے پروگرام کے انعقاد کے لئے درخواست دی چنانچہ طوعاً و کرہاً اجازت مل ہی گئی۔ بعد نماز مغرب پروگرام کے آغاز سے قبل ہی وسیع ہال پوری

ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کمیونٹی سنٹر اسلام آباد میں سورۂ حجرات کا درس دیتے ہوئے

طرح بھر چکا تھا جبکہ بعد میں آنے والوں کو سٹیج پر بیٹھنا پڑا۔ سوا چھ بجے درس کا آغاز ہوا۔ سورۃ الحجرات زیر مطالعہ تھی۔ حاضرین کو سورۃ الحجرات طبع کروا کر دی گئی جس سے شرکاء کا انہماک دیدنی تھا۔ سورۃ الحجرات کی تمہید بیان کرتے ہوئے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے فرمایا کہ عصر حاضر کے تقاضاؤں کو پس پشت ڈال کر تمدنی ترقی اور اسلام کے احیاء کا خواب دیکھنا کسی مجذوب کی بڑ تو ہو سکتا ہے لیکن حقائق سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایران اور افغانستان میں فقہی اسلام آیا۔ ایران میں فقہ جعفریہ اور افغانستان میں فقہ حنفی نافذ ہے لیکن اگر پاکستان میں اسلام آیا تو وہ قرآن و سنت کی بنیاد پر آئے گا فقہ کی حیثیت ثانوی ہو گی، جیسا کہ موجودہ شریعت بل میں بھی اس کا اظہار کیا گیا ہے۔ مکمل اسلام لانے کے لئے مکمل انقلاب کی ضرورت ہے جس کے لئے انقلابی جماعت از حد ضروری ہے۔ سورۃ الحجرات کے حوالے سے اسلامی معاشرہ اور نظم جماعت کے لئے درکار بنیادی اخلاقی تعلیمات کو نہایت احسن طریقہ سے بیان کیا گیا۔ شرکاء درس کی خواہش ہے کہ یہ پروگرام ہر ماہ باقاعدگی سے منعقد ہوا کرے۔ اگر امیر محترم کی مصروفیات سے وقت میسر آیا تو ان شاء اللہ درس قرآن کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ بعد ازاں امیر محترم مولانا عبداللہ مرحوم کے گھر تعزیت کے لئے گئے جنہیں چند روز قبل مسجد کے احاطہ میں شہید کر دیا گیا تھا۔ (رپورٹ: شمس الحق اعوان)

اسرہ دیوال کی دعوتی سرگرمیاں

نومبر ۱۹۹۳ء میں راقم کی ابوظبی سے واپسی ہوئی تو آتے ہی دعوتی پروگراموں کا سلسلہ شروع ہو گیا جس کی ابتداء اولاً دیوال سے ہوئی اور اس دعوت کے اثر سے نوجوانوں کی ایک اچھی خاصی تعداد تنظیم اسلامی کے قافلہ میں شامل ہو کر اس جدوجہد میں جت گئی۔ یہاں کی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے ناظم حلقہ پنجاب شمالی نے اسرہ دیوال کے نام سے تحصیل سوہاوہ کے سنگلاخ علاقہ میں ایک نئے اسرہ کی بنیاد رکھی تو دعوتی سرگرمیاں مزید منظم انداز میں وسعت اختیار کر گئیں یہاں تک کہ ایک ایک دن میں مختلف سمتوں میں پھیلے ہوئے دیہاتوں میں چار چار دروس قرآن کا سلسلہ شروع ہوا۔ یہی نہیں بلکہ خالص دیہاتی ماحول میں ایک ہفت روزہ مبتدی تربیت کا انعقاد بھی دسمبر ۱۹۹۵ء میں ہوا۔ دعوتی سرگرمیوں کے باعث رفقاء کی تعداد ۳۶ تک جا پہنچی۔ تین اسرے بنا کر اس کا نظم نقیب اعلیٰ کے سپرد کیا گیا۔ عنقریب تنظیم کا قیام عمل میں آجاتا کہ راقم کو بحالت مجبوری سروس جوائن کرنا پڑی اور ملازمت کے سلسلہ میں مدیہ سندھ تعیناتی کا پروانہ ملا۔

راقم اگست ۹۸ء کے آخر میں جان گسل کوشش کے بعد ٹرانسفر کرا کر واپس آیا اور حلقہ میں اپنی حاضری دی۔ سوہاوہ شہر اور اس کے گرد و نواح میں دعوتی پروگرام منعقد کئے گئے۔ راقم نے پہلا درس قرآن مدنی مسجد سوہاوہ میں بعد نماز مغرب ۱۶/ ستمبر کو "نیکی کا حقیقی تصور" کے موضوع پر سورۃ البقرہ کی "آیۂ بر" کی روشنی میں دیا۔ دوسرا پروگرام ۲۳/ ستمبر کو گورنمنٹ انٹر کامرس کالج سوہاوہ میں ہوا۔ ۲۳/ ستمبر کی صبح ناظم حلقہ پنجاب شمالی شمس الحق اعوان راولپنڈی سے اور نقیب اسرہ گوجر خان مشتاق حسین اور ریاض ترابی صاحب گوجر خان سے اس پروگرام میں شمولیت کے لئے پہنچے۔ کالج کے پرنسپل جناب محمد عارف نے تنظیم کے قافلہ کو خوش آمدید کہا اور اپنے قیمتی وقت میں سے آدھ گھنٹہ عنایت کیا۔ سیکنڈ ایئر کامرس کی کلاس ہی میں رفقاء کے ساتھ پرنسپل صاحب بھی تشریف فرما رہے اور بھرپور توجہ سے درس قرآن سنا۔ موضوع "دین اور مذہب کا فرق" تھا۔ محترم شمس الحق اعوان نے "نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری" کا غلغلہ بلند کیا۔ دین کی اصل اہمیت کو طلبہ اور لیکچرار صاحبان کے سامنے رکھا۔ محدود مذہبی تصور جو ذہنوں میں راسخ ہو چکا ہے اس کی وضاحت کی۔ پروگرام کے بعد پرنسپل صاحب نے ہماری تواضع فرمائی۔ اس دوران شریعت بل کے موضوع پر مزید بات چیت ہوئی۔ راقم کی خصوصی درخواست پر ناظم حلقہ اور دیگر رفقاء نے کھانا تناول کیا۔ بعد ازاں ناظم حلقہ اور ریاض ترابی صاحب رخصت ہو گئے۔ بقیہ دعوتی پروگراموں کو پورا کرنے کی ذمہ داری راقم اور مشتاق حسین صاحب کے ذمہ رہی۔ اگلا پروگرام اسی دن بعد نماز عصر سوہاوہ سے ۲۰/ کلومیٹر دور تحریکی پکھڑال نامی گاؤں میں طے تھا۔ محترم مشتاق حسین نے فکر آخرت کے موضوع پر سورۃ المعارج کی ابتدائی آیات کی روشنی میں درس قرآن دیا۔ درس میں ایمان بالآخرۃ پر خصوصی زور دیا گیا جو پیش خیمہ بنتا ہے انسانی اعمال کی درستگی اور اصلاح کا کہ ایک نہ ایک دن انسان کو اللہ کے حضور حاضری دینی ہے اور اپنی اس زندگی کا حساب پیش کرنا ہے۔ حاضرین مسجد نے آئندہ کے لئے بھی درس کے انعقاد کی فرمائش کی۔ بعد نماز عشاء دیوال میں رگ (Rig) این۔ ۴ کی مسجد میں پروگرام طے تھا۔ امام مسجد نے خود ہی درس قرآن کا اعلان فرمایا اور نمازیوں سے بیٹھنے کی استدعا کی۔ راقم نے "نیکی کا حقیقی تصور" کے موضوع پر درس دیتے ہوئے کہا کہ اسلام جو معاشرہ تشکیل دینا چاہتا ہے اس میں اہم ترین جذبہ خدمت خلق ہے۔ اپنی ذات کے ساتھ ساتھ دوسروں کی ضرورتوں کو مدنظر رکھنا اور ان کی تکلیف اور تنگی کو اپنی تکلیف محسوس کرنا اسلام کی روح ہے۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انساں کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کر و بیاں

۲۴/ ستمبر ۹۸ء کو گورنمنٹ مڈل سکول سوہاوہ کے اساتذہ سے ملاقات ہوئی اور اسمبلی کے فوراً بعد مڈل حصہ کے طلبہ و اساتذہ کے سامنے "دین اور مذہب کا فرق" کے موضوع پر خطاب کیا۔ اُمید ہے اللہ تعالیٰ سوہاوہ کی سنگلاخ اور بنجر زمین میں ضرور خوشحالی پیدا فرمائے گا۔ کالج کے کچھ نوجوانوں نے مسجد سے ملاقات پر بتایا کہ ہم نے مولویوں کو دیکھ کر کچھ سوالات مرتب کئے تھے لیکن "دین اور مذہب کا فرق" کے خطاب نے ہمت توڑ دی اور ہم سوالات پھاڑنے پر مجبور ہوئے۔ (رپورٹ: محمد ظریف)

عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

"تم میں بہترین وہ ہے جس نے خود قرآن سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا"

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد 7' شمارہ 44
سالانہ زرتعاون -/175 روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت: 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 5869501-03

معاونین برائے مدیر:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

مسلم اُمہ ۔ خبروں کے آئینے میں (انتخاب: مرزا ندیم بیگ)

ازبکستان میں علماء کا اغوا اور قتل' 6000 مسلمان غائب

ازبک اسلامی تحریک کے قائم مقام امیر نے کہا ہے کہ ڈیڑھ ماہ قبل ازبکستان کے یہودی النسل صدر اسحٰق المعروف اسلام کریموف نے اسرائیل کا جو سرکاری دورہ کیا تھا اس میں انہوں نے اپنے یہودی ہونے کا اعتراف بڑے فخریہ انداز میں کیا تھا' اب اس دورہ کے بھیانک نتائج سامنے آنے لگے ہیں۔ ازبک صدر نے واپس آتے ہی علماء کے اغوا اور قتل کا سلسلہ بڑے پیمانے پر شروع کر دیا ہے' آئے دن علماء اغوا ہو رہے ہیں۔ ازبکستان کے نامور عالم دین شیخ محمد نذر کو گرفتار کر کے بڑی بے دردی سے شہید کر دیا گیا جبکہ اس سے قبل ایک عالم دین شیخ عابد بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ۹۱ء میں روس سے آزادی ملنے کے بعد جو چار ہزار مساجد مسلمانوں نے اپنے طور پر تعمیر کی تھیں ازبک صدر نے ان میں سے تین ہزار کو مکمل طور پر بند کر دیا ہے اور باقی کے بارے میں بھی بند کرنے کی شرمناک کارروائی جاری ہے۔ کسی مسجد کو سرکاری جگہ کہہ کر ہتھیا لیا جاتا ہے تو کسی کو بغاوت کا مرکز بنا کر بند کر دیا جاتا ہے۔ کسی مسجد پر کسی کمیونسٹ یا یہودی کو دعویدار بنا کر کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ مراسلہ کے مطابق اسرائیل سے واپسی پر ایک نئی کارروائی یہ کی ہے کہ تمام مساجد میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال قانوناً ممنوع قرار دیا گیا ہے چنانچہ اب اذانیں یونہی ہوتی ہیں' علاوہ ازیں اسرائیل کو ازبکستان کے اندر خود مختاری وی اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اسرائیلی دورہ میں ازبک صدر نے یہودیوں کو اس حد تک مراعات دے ڈالی ہیں کہ کوئی بھی اسرائیلی یہودی ازبکستان میں بغیر ویزے کے اپنا وطن سمجھ کر داخل ہو سکتا ہے۔ ازبک اسلامی تحریک نے بتایا کہ ازبک مسلمان یہودی النسل صدر کے مظالم کی وجہ سے مسلمان افغانستان' تاجکستان اور کرغیزستان ہجرت کر رہے ہیں۔ پولیس کسی بھی مسلمان کو اٹھا کر لے جاتی ہے اور پھر اس کی زندگی اور موت کا کسی کو علم نہیں ہوتا۔ وہابیت کے الزام میں اب تک چھ ہزار سے زائد مسلمان غائب کر دیئے گئے ہیں اور یہ سلسلہ زور و شور سے جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر صدر اسحٰق کریموف کی سفاکانہ کارروائیوں کو نہ روکا گیا تو عین ممکن ہے کہ ازبکستان اسلام کے نام لیواؤں سے مکمل طور پر خالی ہو جائے۔

مجاہدین کے خوف سے ہزاروں بھارتی فوجی پاگل ہو گئے

بھارت کے ریٹائرڈ جنرل میجر جنرل سوامی رام نے اعتراف کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں تعینات بھارتی فوجی شدید مزاحمت اور تشدد آمیز کارروائیوں کی وجہ سے گزشتہ دس برسوں میں سینکڑوں بھارتی فوجی دماغی توازن کھو بیٹھے ہیں جبکہ سینکڑوں کے ذہنوں پر منفی اثرات پڑے ہیں۔ جنرل سوامی نے اپنی ایک روائیداد میں بتایا ہے کہ اس کا سبب بھارتی فوج کے پاس غیر معیاری ہتھیار' شدید مخالف حالات' کمزور رہنمائی' جنگی دباؤ اور لڑنے کی صلاحیت میں کمی ہے۔ مجاہدین کے خلاف مقابلوں نے فوجیوں کو شدید ذہنی الجھنوں میں مبتلا کر دیا ہے۔

اسامہ کا مطالبہ امریکہ کے اپنے قانون کے بھی خلاف ہے

عربی روزنامہ "الشرق الاوسط" کے جنوبی ایشیا کے نامہ نگار استاذ جمال اسماعیل نے وائس آف امریکہ عربی سروس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اسامہ کو طلب کر رہا ہے جبکہ یہ اس کے اپنے قانون کے بھی خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے اب تک طالبان حکومت کو تسلیم ہی نہیں کیا تو ایسی حالت میں اس کا اسامہ کو طالبان سے مانگنا کسی طور پر صحیح نہیں۔ ہاں امریکہ طالبان حکومت کو تسلیم کرے اور پھر دونوں حکومتوں میں مجرموں کے تبادلہ کے معاہدہ پر دستخط ہوں تو پھر امریکہ اس مطالبہ میں حق بجانب ہو گا۔ استاذ جمال اسماعیل نے یہ بھی کہا کہ سعودی وزیر داخلہ نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ریاض اور الخبر کے بم دھماکوں میں اسامہ ملوث نہیں گویا سعودی وزیر داخلہ نے طالبان کے موقف کی حمایت کی ہے۔ امریکہ اگر اسامہ بن لادن کو اغوا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ اس کے لئے بہت خطرناک ہو گا کیونکہ طالبان کے ہاں امریکہ کی توقع سے زیادہ اسامہ کا احترام اور خیال کیا جاتا ہے۔ طالبان کی اعلیٰ قیادت نے کہا ہے کہ امریکہ خون کے دریا عبور کر کے ہی اسامہ تک پہنچ سکتا ہے۔ جمال اسماعیل کے مطابق امریکہ کے لئے طالبان سے اسامہ کو حاصل کرنا ممکن نہیں۔

واشنگٹن: مسلمان فوجیوں کے خلاف تحقیقات شروع

امریکی حکومت نے اپنی افواج میں موجود مسلمان فوجیوں کے خلاف تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ امریکی ایف بی آئی اور دیگر خفیہ ایجنسیوں کو ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ فوج میں شامل تمام مسلمان فوجیوں کے بارے میں پتہ چلائیں کہ کہیں ان کا تعلق کسی مسلم جہادی گروپ سے تو نہیں۔ گزشتہ دنوں امریکی حکام نے سپیشل فورسز گروپ کے ایک سارجنٹ علی محمد کو گرفتار کر کے اس پر الزام لگایا کہ اس کے اسامہ بن لادن کے ساتھ خفیہ تعلقات ہیں اور وہ القاعدہ گروپ کا رکن بھی ہے۔

جرمنی: اسکولوں میں اسلامی تعلیمات کی اجازت

جرمنی کی ایک اعلیٰ عدالت نے اسکولوں میں اسلامی تعلیمات کی اجازت دے دی ہے اور مسلمانوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ انتظامیہ سے نصاب کے بارے میں معاملات طے کر لیں تاہم یہ حکم برلن تک محدود رہے گا۔ جرمنی میں اس سے پہلے صرف عیسائیوں کے دو بڑے فرقوں کو اسکولوں میں مذہبی تعلیم کی اجازت تھی۔ عدالت کے اس حکم کو جرمنی میں مسلمانوں کی ایک بڑی کامیابی تصور کیا جا رہا ہے۔

افغانستان اور یونان میں تیل کی تلاش کے معاہدے پر دستخط

طالبان نے ہرات شہر کے مغرب میں تیل کی تلاش کے لئے یونانی کمپنی سے معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ سابق سوویت دور میں بھی ہرات سے ۸۰ کلومیٹر مغرب میں تیل کی تلاش کیلئے گیارہ سو میٹر کی گہرائی تک کھدائی کے دوران تیل مل گیا تھا۔